ماہنامہ
انصار اللہ
قادیان

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵)

WE ARE THE HELPERS OF ALLAH
MAJLIS ANSARULLAH BHARAT

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

نومبر، دسمبر 2024ء

44ویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کے دلکش مناظر

مؤرخہ 27 اکتوبر 2024ء کو اختتامی اجلاس کے موقعہ پر محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ لندن (بھارت، نیپال، بھوٹان) سے موازنہ مجالس میں اوّل آنے پر علمِ انعامی حاصل کرتے ہوئے مکرم زعیم صاحب اعلیٰ قادیان

مؤرخہ 27 اکتوبر 2024ء کو اختتامی اجلاس کے بعد نمائش ’’خلافت: عافیت کا حصار‘‘ کا مشاہدہ فرماتے ہوئے محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ لندن (بھارت، نیپال، بھوٹان)

مؤرخہ 25 اکتوبر 2024ء کو افتتاحی اجلاس کے بعد نمائش ’’خلافت: عافیت کا حصار‘‘ کا افتتاح فرماتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مؤرخہ 25 اکتوبر 2024ء کو افتتاحی اجلاس کے موقعہ پر بھارت بھر کی مجالس سے حاضر اراکین انصار اللہ سے خطاب فرماتے ہوئے مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

44ویں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت کے دلکش مناظر

مؤرخہ 25/اکتوبر 2024ء کو افتتاحی اجلاس کے موقعہ پر
سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کرتے ہوئے
مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 26/اکتوبر 2024ء کو خصوصی نشست
(تربیتی اجلاس) کی صدارت فرماتے ہوئے
مکرم مولانا عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر اوّل

مؤرخہ 26/اکتوبر 2024ء کو خصوصی نشست
(تربیتی اجلاس) کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے
مکرم منصور احمد مسرور صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان

مؤرخہ 26/اکتوبر 2024ء کو خصوصی نشست
(تربیتی اجلاس) کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے
مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 27/اکتوبر 2024ء کو ''بیعت کے اغراض و مقاصد'' کے
عنوان پر منعقدہ مذاکرہ میں حصہ لیتے ہوئے مکرم زین الدین
حامد صاحب ناظم دارالقضاء، مکرم جاوید احمد لون صاحب ناظر دیوان
قادیان جبکہ مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب میزبانی کرتے ہوئے

مؤرخہ 27/اکتوبر 2024ء کو اختتامی اجلاس کے موقعہ پر
شکریہ احباب پیش کرتے ہوئے مکرم رفیق احمد بیگ صاحب
نائب صدر صف دوم، قائد مال و صدر اجتماع کمیٹی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَاجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

عہد مجلس انصار اللہ

أَشۡھَدُ أَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَأَشۡھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اِسلام احمدیت کی مضبوطی اور اِشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کیلئے اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جِدّ و جُہد کرتا رہوں گا اور اِس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز مَیں اپنی اَولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ (اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

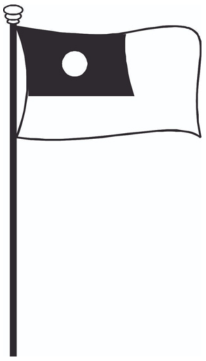

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

جلد:22 | نبوت، فتح 1403 ہجری شمسی۔نومبر، دسمبر 2024ء | شمارہ:11،12

فہرست مضامین

اداریہ	2
درس القرآن و درس الحدیث	3
ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع 44ویں سالانہ ملکی اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2024ء	11
قرآن مجید اور دورِ حاضر (دجال، یاجوج، ماجوج کی کارروائیوں اور ایٹمی جنگوں کی بابت پیشگوئیوں کی روشنی میں)	13
سالانہ کارگزاری رپورٹ مجلس انصار اللہ بھارت سال 24-2023ء	20
100 سو سال قبل نومبر 1924ء	27
اخبار مجالس	28

نگران:

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر

حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر

محمد ابراہیم سرور
فون:97811 56535

مجلس اِدارت

ایچ شمس الدین، شیخ محمد زکریا، سید کلیم احمد عجب شیر، سید اعجاز احمد آفتاب، وسیم احمد عظیم

مینیجر

طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

انسپکٹر

عرفان احمد
فون:98782 64860

مطبع

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر

مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت

ایوان انصار قادیان، ضلع گورداسپور، پنجاب
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ

سالانہ -/250 روپے۔فی پرچہ -/50 روپے

آن لائن ایڈیشن: مسرور احمد لون

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد آیات میں ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کو جوڑ کر واضح کر دیا ہے کہ بغیر اعمال صالحہ کے ایمان بے سود ہے۔ ایمان اسی وقت خاص ہوگا جب اعمال صالحہ ساتھ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ خاص ایمان والوں کی حفاظت کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”جو لوگ عام ایمان رکھتے ہیں وہ ان بلاؤں سے حصہ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی پرواہ نہیں کرتا مگر جو خاص ایمان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف رجوع کرتا ہے اور آپ ان کی حفاظت کرتا ہے مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 179 ایڈیشن 2016ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 29 نومبر 2013ء سے 7 فروری 2014ء کے 9 خطبات جمعہ میں اصلاحِ اعمال کی ضرورت واہمیت بیان فرمائی ہے۔ محاسبہ کے حوالہ سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”جب ہم اس پہلو کی طرف دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں جو عملی تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہیں، اُس کی حالت کیا ہے؟ تو پھر فکر پیدا ہوتی ہے۔ سوال اُٹھتا ہے کہ کیا ہم میں سے ہر ایک معاشرے کی ہر برائی کا مقابلہ کر کے اُسے شکست دے رہا ہے؟ کیا ہم میں سے ہر ایک کے ہر عمل کو دیکھ کر اُس سے تعلق رکھنے والا اور اُس کے دائرے اور ماحول میں رہنے والا اُس سے متاثر ہو رہا ہے، یا پھر ہم ہی معاشرے کے اثر سے متاثر ہو کر اپنی تعلیم اور اپنی روایات کو بھولتے چلے جا رہے ہیں۔ کیا ہم میں سے ہر ایک بھر پور کوشش کرتے ہوئے اپنی اس طرح عملی اصلاح کر رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے جو ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے، یہ پوچھتی ہے کہ کیا ہم نے سچائی کے وہ معیار قائم کر لئے ہیں کہ جھوٹ اور فریب ہمارے قریب بھی نہ پھٹکے؟ کیا ہم نے اپنے دنیاوی معاملات سے واسطہ رکھتے ہوئے آخرت پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے؟ کیا ہم حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایک بدی سے اور بدعملی سے انتہائی محتاط ہو کر بچنے کی کوشش کرنے والے ہیں؟ کیا ہم کسی کا حق مارنے سے بچنے والے اور ناجائز تصرف سے بچنے والے ہیں؟ کیا ہم پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ دعا میں لگے رہنے والے اور خدا تعالیٰ کو انکسار سے یاد کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایسے بد رفیق اور ساتھی کو جو ہم پر بد اثر ڈالتا ہے، چھوڑنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ماں باپ کی خدمت اور اُن کی عزت کرنے والے اور امورِ معروفہ میں اُن کی بات ماننے والے ہیں؟ کیا ہم اپنی بیوی اور اُس کے رشتہ داروں سے نرمی اور احسان کا سلوک کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ہمسائے کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم تو نہیں کر رہے؟ کیا ہم اپنے قصوروار کا گناہ بخشنے والے ہیں؟ کیا ہمارے دل دوسروں کے لئے ہر قسم کے کینے اور بُغض سے پاک ہیں؟ کیا ہر خاوند اور ہر بیوی ایک دوسرے کی امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم عہدِ بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی حالتوں کی طرف نظر رکھنے والے ہیں؟ کیا ہماری مجلسیں دوسروں پر تہمتیں لگانے اور چغلیاں کرنے سے پاک ہیں؟ کیا ہماری زیادہ تر مجالس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے والی ہیں؟

اگر ان کا جواب نفی میں ہے تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے دُور ہیں اور ہمیں اپنی عملی حالتوں کی فکر کرنی چاہئے۔ ہم میں سے وہ خوش قسمت ہیں جن کو یہ جواب ہاں میں ملتا ہے کہ ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ دے کر بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔“ (خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2013ء)

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پرواہ نہ کر (کلام محمود)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ایمان کو اعمالِ صالحہ کے ساتھ مزیّن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

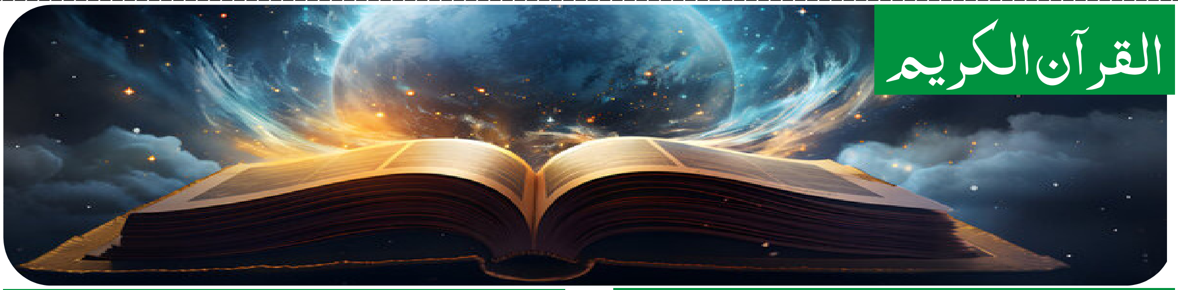

القرآن الکریم

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَھُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡیِیَنَّهٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ۚ وَلَنَجۡزِیَنَّھُمۡ اَجۡرَھُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ○

(سورۃ النحل:98)

ترجمہ: مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجالائے بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اُسے ہم یقیناً ایک حیاتِ طیّبہ کی صورت میں زندہ کردیں گے اور انہیں ضرور اُن کا اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

حدیث النّبی ﷺ

عَنۡ اَبِیۡ اَیُّوۡبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: اَخۡبِرۡنِیۡ بِعَمَلٍ یُّدۡخِلُنِی الۡجَنَّۃَ، قَالَ: تَعۡبُدُ اللّٰہَ لَا تُشۡرِكُ بِهٖ شَیۡـًٔا، وَتُقِیۡمُ الصَّلٰوۃَ، وَتُؤۡتِی الزَّکٰوۃَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخلہ بہ الجنۃ)

ترجمہ: حضرت ابوایّوبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گُر بتائیے جو مجھے جنّت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حُسنِ سلوک کرو۔

یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو

''یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو۔ محض باتیں عند اللہ کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے: کَبُرَ مَقْتاً عِنْدَاللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ (الصّف: 4) اب میں اپنے پہلے مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یعنی صَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔ (آل عمران: 201) جس طرح دشمن کے مقابلہ پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہے تا کہ دشمن حد سے نہ نکلنے پاوے۔ اسی طرح تم بھی تیار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ دشمن سرحد سے گزر کر اسلام کو صدمہ پہنچائے۔ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصنِ حصین میں آسکو۔ اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہوگئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہوگئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قُدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے۔ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔ کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے۔ پگڑی گلے میں ہوتی ہے۔ موریوں اور گندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے۔ پولیس کے جوتے پڑتے ہیں۔ ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ درپردہ اس کا اثر نفسِ اسلام تک پہنچتا ہے۔ مجھے ایسی خبریں یا جیل خانوں کی رپورٹیں پڑھ کر سخت رنج ہوتا ہے جب مَیں دیکھتا ہوں کہ اس قدر مسلمان بدعملیوں کی وجہ سے موردِ عتاب ہوئے۔ دل بے قرار ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ جو صراط مستقیم رکھتے ہیں اپنی بداعتدالیوں سے صرف اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ اسلام پر ہنسی کراتے ہیں...... میری غرض اس سے یہ ہے کہ مسلمان کہلا کر ان ممنوعات اور منہیات میں مبتلا ہوتے ہیں جو نہ صرف ان کو بلکہ اسلام کو مشکوک کر دیتے ہیں۔ پس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنالو کہ کفار کو بھی تم پر نکتہ چینی کرنے کا موقعہ نہ ملے۔

تمہارا اصل شکر تقویٰ وطہارت ہے۔ مسلمان کے پوچھنے پر الحمد للہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کرلیں تو مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم غالب نہیں آسکتا۔......اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رُعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ متقیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔''

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 48-49۔ ایڈیشن 2003ء)

گزارشات
از صدر مجلس

خلافت کے حصار سے کس طرح فیض پائیں!

اولاد کیلئے نیک نمونہ بننے کی طرف حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اراکین مجلس انصاراللہ کو بار بار توجہ دلا رہے ہیں۔ موجودہ مادی دور میں اولاد کی تربیت ایک مشکل ترین مسئلہ بن چکا ہے۔ چونکہ آج ہر طرف گمراہی کا دَور دورہ ہے۔ اپنی اولاد کو آگ سے بچانے کی تاکید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (التحریم: 7) یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

اس آیت میں مذکور ایک آگ تو وہ ہے جو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی نہ گزارنے والوں کو اخروی زندگی میں سزا کے طور پر ملے گی۔ لیکن اس آگ سے مراد ایک اور آگ بھی ہے جو انسان کو اسی دنیا میں جلائے گی۔ یعنی لوگ مختلف برائیوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ ایسے وقت میں ان گناہوں کی آگ سے بچنے کیلئے حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

تَلْزِمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ

(بخاری۔ کتاب الفتن، حدیث نمبر 7084)

یعنی مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔

اس زمانہ میں امام سے مراد حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام ہیں۔ اور آپؑ کے بعد آپؑ کی خلافت مراد ہے۔ جس سے ہمیں چمٹے رہنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جب طاعون پھوٹی تو اُس سے بچنے کیلئے آپؑ نے ہماری تعلیم (کشتی نوح) دنیا کے سامنے پیش کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مختلف الہامات کے ذریعہ اس وبائی مرض سے محفوظ رہنے کی نہ صرف بشارت دی بلکہ آپؑ کے اہلِ خانہ اور آپؑ پر ایمان لانے والوں کی حفاظت بھی کی اور ان الفاظ میں خوشخبری دی۔ اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ کہ میں اس گھر کے تمام لوگوں کو طاعون کی مرض سے محفوظ رکھوں گا۔

ایک جگہ اس کی تشریح میں آپؑ نے تحریر فرمایا کہ

”اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 10)

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار (دُرّثمین)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو حضرت امام الزماں مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے صدقے نظامِ خلافت سے وابستگی کی توفیق عطا ہوئی ہے، جو خدا کے فضل سے دائمی ہے۔ جس قدر آپ کا خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے۔ آپ کے آپس کے تعلقات میں بھی بہتری آئے گی۔ معاشرے میں امن کی فضا قائم ہوگی۔ اسی لئے عافیت کے اِس حصار سے فیض پانے کیلئے آپ سب کو خلافت سے اپنے تعلق کو مجبوط سے مضبوط تر کرنا ہوگا۔ امن کیلئے دعائیں کرنا ہوں گی۔ اپنے اطاعت کے معیار کو بلند کرنا ہوگا۔ اور اپنے عہدیداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خلافت کے دست و بازو اور خلیفہ وقت کیلئے سلطان نصیر بننا ہوگا۔“

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت 8 تا 10 ستمبر 2006ء)

حضرت مسیح موعودؑ کی حقیقی پیروی کرتے ہوئے روحانی گھر میں داخل ہونے کے ساتھ ساتھ سیدنا حضور انور کے تازہ ارشاد کے مطابق ایک محفوظ قلعہ میں داخل ہونے کیلئے مقررہ تعداد سے بڑھ کر دعاؤں اور دُرود کا وِرد کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصاراللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہِ ستمبر 2024ء

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خلاصہ خطبہ جمعہ 06 ستمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج مَیں غزوہ خندق یا جسے غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں کا ذکر کروں گا جو ۵ ہجری بمطابق فروری، مارچ ۶۲۷ عیسوی میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد حضورِ انور نے سورہ احزاب کی آیت نمبر ۱۰ تا ۲۶ کی تلاوت فرمائی اور ان آیاتِ کریمہ کا ترجمہ پیش فرمایا۔ ترجمہ پیش کرنے کے بعد حضورِ انور نے اس جنگ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے جنگِ خندق اس لیے کہتے ہیں کیونکہ اس جنگ میں عرب کے دستور کے برخلاف مسلمانوں نے پہلی بار خندق کھود کر شہر کا دفاع کیا تھا۔ اسی طرح اسے جنگِ احزاب بھی کہتے ہیں اور قرآن کریم نے بھی اسے یہ نام دیا ہے۔ احزاب دراصل حزب کی جمع ہے جس کے معنی جماعت اور گروہ کے ہیں چونکہ اس جنگ میں عرب کی مختلف جماعتیں اور گروہ اکٹھے مل کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے اس لیے اسے جنگِ احزاب کہا جاتا ہے۔

اس جنگ کی وجہ یہ بنی کہ ربیع الاوّل چار ہجری میں یہود کا قبیلہ بنو نضیر اپنی عہد شکنی، بغاوت اور نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے جیسی سازشوں کی وجہ سے مدینے سے جلا وطن کر دیا گیا تھا اور یہ قبیلہ خیبر میں جا کر آباد ہو گیا تھا۔ ابھی چار مہینے گزرے تھے کہ احسان فراموش اور سازشی کردار کے حامل یہود نے آنحضرت ﷺ اور اسلام کے خلاف انتہائی خوف ناک منصوبہ بنایا۔ چنانچہ ان کا سردار حُیی بن اخطب اپنے سرکردہ ساتھیوں کے ساتھ مکّے گیا اور وہاں ابوسفیان اور دیگر قریشی عمائدین سے ملاقات کی اور مسلمانوں کے خلاف انہیں اپنے تعاون کا یقین دلایا اور یہ تجویز دی کہ ہمیں چاہیے کہ ہم سب مل کر مسلمانوں کے خلاف ایک معاہدہ کریں۔

ابوسفیان نے یہود کے ان سرداروں کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ تم لوگ اپنے گھر آئے ہو اور تمام لوگوں میں ہمیں سب سے زیادہ وہ محبوب ہے جو محمد (ﷺ) کے خلاف ہماری مدد کرے۔

قریش کے ساتھ ساز باز کرنے کے بعد یہود کا یہ وفد عرب کے دوسرے قبائل کے پاس گیا اور سب سے پہلے بنو غطفان کے پاس پہنچا۔ یہ قبیلہ بھی مسلمانوں سے سخت بیر رکھتا تھا۔ یہود نے انہیں قائل کرنے کے لیے دیگر باتوں کے علاوہ خیبر کی ایک سال کی کھجوریں دینے کا وعدہ کیا۔ بنو غطفان نے یہود کی حمایت کا فیصلہ کیا اور اپنی طرف سے چھ ہزار فوج کی ضمانت دی۔ اس کے بعد یہود کا یہ وفد بنو سُلَیم کے پاس پہنچا جو پہلے ہی مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے عزائم رکھتا تھا اور ناکام ہو چکا تھا، جب اسے اتنے بڑے حملے کا علم ہوا تو اس نے بھی بخوشی حامی بھر لی۔ اسی طرح بنو فزارہ اپنے سردار عیینہ کی سربراہی میں رسول اللہ ﷺ سے لڑائی کرنے کے لیے آمادہ ہو گیا۔ عیینہ نے اپنے دوست قبیلے بنو اسد کو دعوت دی چنانچہ وہ بھی اس جنگ میں مسلمانوں کے خلاف لڑائی کے لیے تیار ہو گئے۔ اسی طرح بعض اور قبائل بھی یہود کے اس اتحاد کا حصّہ بن گئے۔ یہ تمام قبائل اپنی بہادری اور جنگی مہارت کی وجہ سے عرب بھر میں شہرت رکھتے تھے۔

ایک لمبی تیاری کے بعدان سب قبائل نے مل کر مدینے پر چڑھائی کرنے کے لیے ایک زبردست لشکر تیار کیا۔قریشِ مکّہ چار ہزار کا لشکر لے کر روانہ ہوئے جن کی قیادت ابوسفیان کر رہا تھا۔سواروں کی کمان خالد بن ولید کے ہاتھوں میں تھی۔ بنوسلیم کے سات سَو آدمی بھی قریش کے ساتھ آ ملے اور ان کی قیادت سفیان بن عبدِ شمس کے ہاتھ میں تھی۔ بنواسد طلیحہ بن خویلد کی قیادت میں روانہ ہوئے۔ بنوفزارہ کے ایک ہزار افراد نکلے جن کی قیادت عیینہ کر رہا تھا۔بنواشجع اور بنومرّہ کے چار چار سَو آدمی نکلے۔ بنوغطفان کی طرف سے چھ ہزار فوجیوں کا وعدہ تھا اور یہود کی طرف سے دو ہزار کی ریزرو فوج تھی۔ یوں مختلف قبائل کی ان افواج کی مجموعی تعداد کم سے کم دس ہزار اور بعض روایات کے مطابق چوبیس ہزار تک بیان کی گئی ہے۔ان سب کی قیادت ابوسفیان بن حرب کے ہاتھ میں تھی۔ یہ اُس وقت تک کی عرب کی تاریخ کی سب سے بڑی فوجی مہم تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مختلف مؤرخوں نے اس لشکر کا اندازہ دس ہزار سے چوبیس ہزار تک لگایا ہے لیکن ظاہر ہے کہ تمام عرب کے اجتماع کا نتیجہ صرف دس ہزار سپاہی نہیں ہوسکتا۔ یقیناً چوبیس ہزار والا اندازہ زیادہ صحیح ہے۔ اور کچھ نہیں تو یہ لشکر اٹھارہ بیس ہزار کا تو ضرور ہوگا۔ مدینہ ایک معمولی قصبہ تھا۔ اس قصبے کے خلاف سارے عرب کی چڑھائی کوئی معمولی چڑھائی نہیں تھی۔ مدینے کے مردجمع کر کے جس میں بوڑھے، جوان اور بچّے بھی شامل تھے صرف تین ہزار آدمی نکل سکتے تھے۔

حضرت سلمانؓ نے یہ مشورہ دیا کہ ہم فارس کی زمین میں جب گھوڑوں کی جماعت سے ڈرتے تو ان کے آگے خندق کھود دیتے تھے۔ یہ رائے سب کو اچھی لگی اور آنحضرتؐ نے مدینے میں رہتے ہوئے دفاع کرنے اور خندق کھودنے کا ارشاد فرمایا۔

حضورانور نے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کل پاکستان کے احمدیوں کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ پاکستانی احمدی خود بھی دعاؤں کی طرف توجہ دیں، صدقات کی طرف توجہ دیں۔ عمومی طور پر دنیا کی بہتری کیلئے بھی دعا کریں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 13/ستمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگ احزاب کے حوالے سے گذشتہ خطبے میں ذکر ہو رہا تھا کہ کس طرح خیبر کے یہودیوں کی عہد شکنی اور بغض کی وجہ سے کفار کا ایک لشکر تیار ہوا تا کہ مسلمانوں پر حملہ کر کے اُنہیں ختم کیا جا سکے۔ اس کی مزید تفصیل تاریخ سے یوں ملتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُلَیط اور سفیان بن عوف اسلمی کو لشکروں کی خبر لانے کے لیے بھیجا۔ یہ دونوں گئے تو دشمن کی ان پر نظر پڑ گئی اور یہ دونوں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ ان دونوں کو رسول اللہؐ کے پاس لایا گیا اور ایک قبر میں دفن کیا گیا۔ جب خندق کھودنے کا فیصلہ ہو گیا تب رسول اللہؐ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور آپؐ کے ساتھ کئی مہاجرین و انصار بھی تھے۔ آپؐ نے لشکر کے پڑاؤ کے لیے جگہ تلاش کی اور مسلمانوں نے بنوقریظہ سے کھدائی کے بہت سے آلات کدالیں، بڑے کلہاڑے اور بیلچے وغیرہ مستعار لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کی ہر جانب کی کھدائی ایک قوم کے سپرد کر دی۔

رسول اللہؐ نے خود بھی کھدائی میں حصہ لیا اور مٹی اپنی پیٹھ پر اُٹھائی یہاں تک کہ آپؐ کی پشت اور پیٹ غبار آلود ہو جاتے۔ جو مسلمان اپنے حصے سے فارغ ہو جاتے وہ دوسرے کی مدد کے لیے پہنچ جاتے یہاں تک کہ خندق مکمل ہو گئی۔ خندق کھودنے میں کوئی مسلمان پیچھے نہیں رہا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو جب ٹوکریاں نہ ملتیں تو جلدی میں اپنے کپڑوں میں مٹی منتقل کرتے تھے۔

آپؐ نے خود اپنی نگرانی میں موقع پر نشان لگا کر تقسیم کار کے اصول کے ماتحت خندق کو دس دس ہاتھ یعنی پندرہ پندرہ فٹ کے ٹکڑوں میں تقسیم کر کے ہر ٹکڑا دس دس صحابیوں کے سپرد فرمایا۔

ان پارٹیوں کی تقسیم میں یہ خوشگوار اختلاف رونما ہوا کہ سلمان فارسیؓ کس گروہ میں شامل ہوں آیا وہ مہاجر سمجھے جائیں یا باوجود اس کے کہ وہ اسلام کی آمد سے پہلے ہی مدینہ میں آئے ہوئے تھے انصار میں شامل ہوں۔ آخر یہ اختلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے سامنے پیش ہوا اور آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ سلمانؓ دونوں میں سے نہیں ہیں بلکہ سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ میرے اہل بیت میں شمار کیے جائیں۔ اُس وقت سے سلمانؓ کو یہ شرف حاصل ہو گیا کہ وہ گویا آنحضرتؐ کے گھر کے آدمی سمجھے جانے لگے۔

کھدائی کا کام آسان نہیں تھا اور پھر موسم بھی سردی کا تھا جس کی وجہ سے ان ایام میں صحابہؓ نے سخت تکالیف اُٹھائیں اور چونکہ دوسرے کاروبار بالکل بند ہو گئے تھے اس لیے ان دنوں میں بھوک اور فاقہ کشی کی مصیبت بھی برداشت کرنی پڑی۔ صحابہؓ کے پاس نوکر اور غلام بھی نہ تھے اس لیے سب صحابہ کو خود اپنے ہاتھ سے کام کرنا پڑتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیشتر حصہ اپنے وقت کا خندق کے پاس گزارتے تھے اور بسا اوقات خود بھی صحابہ کے ساتھ مل کر کھدائی اور مٹی کی ڈھلائی کا کام کرتے تھے اور اُن کی طبیعتوں میں شگفتگی قائم رکھنے کے لیے بعض اوقات آپؐ کام کرتے ہوئے شعر پڑھنے لگ جاتے تھے

خندق کی کھدائی میں آپؐ کی شرکت اور آپؐ کی دعاؤں کی برکت سے صحابہؓ اپنے غم اور محنت کی کلفت کو بھول ہی جاتے تھے۔ جہاں ایک طرف پاکیزہ شعر خوانی ہوتی تو دوسری طرف ہلکا پھلکا مذاق بھی جاری رہتا۔ صحابہؓ کی مسلسل شبانہ روز محنت اور حضورؐ کی دعاؤں کی برکت سے خندق مکمل ہو گئی۔ اس کے مکمل ہونے کی مدت پندرہ دن اور ایک مہینہ کی روایت پر زیادہ اتفاق کیا جاتا ہے۔ خندق کی لمبائی تقریباً چھ ہزار گز یا کوئی ساڑھے تین میل تھی۔ چوڑائی تیرہ چودہ فٹ اور گہرائی دس گیارہ فٹ بنتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی خطرے کی اس گھڑی میں مردانہ وار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہیں۔ کبھی تو حضرت عائشہؓ، کبھی حضرت ام سلمہؓ یا حضرت زینبؓ چند دن آپؐ کے ساتھ رہتیں۔

کھدائی کے دوران چٹان نہ ٹوٹنے والا واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پانی منگوایا اور اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا پھر آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور یہ پانی اُس پتھریلی زمین پر چھڑک دیا جس سے وہ زمین ملائم ہو کر ریت کی طرح ہو گئی۔

ایک اور موقع پر ذکر ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ سے ایک چٹان ٹوٹ نہیں رہی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کدال لے کر ضرب لگائی اور تین بشارتیں بھی سنائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صحابہ کے پوچھنے پر آپؐ نے فرمایا کہ تینوں دفعہ خدا نے مجھے اسلام کی آئندہ ترقیات کا نقشہ دکھایا۔ پس تم خدا کے وعدوں پر یقین رکھو دشمن تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

کھانے کا معجزہ بھی ہے۔ اس موقع پر ایک مخلص صحابی جابر بن عبداللہؓ نے آپؐ کے چہرہ پر بھوک کی وجہ سے کمزوری اور نقاہت کے آثار دیکھ کر آپؐ سے اپنے گھر جانے کی اجازت لی اور گھر آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اُس نے کہا ہاں کچھ جَو کا آٹا ہے اور ایک بکری ہے۔ حضرت جابرؓ نے بکری کو ذبح کیا اور آٹے کو گوندھا اور اپنی بیوی سے کہا کہ تم کھانا تیار کرو میں رسول اللہؐ کی خدمت میں جا کر عرض کرتا ہوں کہ تشریف لے آئیں۔ آپؓ کی بیوی نے کہا دیکھنا مجھے ذلیل نہ کرنا کھانا تھوڑا ہے رسول اللہؐ کے ساتھ زیادہ لوگ نہ آئیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پہنچتے ہی بڑے اطمینان کے ساتھ ہنڈیا اور آٹے کے برتن پر دعا فرمائی اور پھر فرمایا اب روٹیاں پکانا شروع کر دو۔ اس کے بعد آپؐ نے کھانا تقسیم کرنا شروع فرما دیا۔ جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی کھانے سے سب لوگ سیر ہو کر اُٹھ گئے اور ابھی ہماری ہنڈیا اُسی طرح اُبل رہی تھی اور آٹا اُسی طرح پک رہا تھا۔

دعاؤں کی طرف میں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ اس طرف بہت توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے۔ ہر جگہ ہر ملک میں رہنے والے احمدی کو بنگلہ دیش، پاکستان، دوسری جگہوں پر ہر شر سے ہر احمدی کو بچائے اور دنیا کو بھی جس آگ میں پڑ رہی ہے اس سے دنیا کو بھی بچائے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 20 ستمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے

غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگِ احزاب میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے حوالے سے ذکر ہو رہا تھا۔ گذشتہ خطبے میں مَیں نے کھانے میں برکت کے واقعے کا ذکر کیا تھا اسی طرح کا کھجوروں میں برکت کا بھی واقعہ ملتا ہے۔ حضرت بشیر بن سعدؓ کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ میری ماں نے میرے کپڑوں میں تھوڑی سی کھجوریں دے کر مجھے کہا کہ یہ اپنے باپ اور ماموں کو دے آؤ اور کہنا کہ یہ تمہارا صبح کا کھانا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ مَیں وہ کھجوریں لے کر اپنے والد اور ماموں کو ڈھونڈتے ہوئے آنحضور ﷺ کے پاس سے گزری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لڑکی! یہ تیرے پاس کیا چیز ہے؟ مَیں نے عرض کی کہ یہ کھجوریں ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ لاؤ! یہ کھجوریں مجھے دے دو۔ مَیں نے وہ کھجوریں آپؐ کے دونوں ہاتھوں میں رکھ دیں۔ آپؐ نے ان کھجوروں کو دو کپڑوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر آپؐ نے ایک شخص کو کہا کہ سب لوگوں کو کھانے کے لیے بلا لو، چنانچہ سب لوگ آ گئے اور کھجوریں کھانے لگے اور وہ کھجوریں زیادہ ہونے لگیں یہاں تک کہ جب سب کھا چکے تو کھجوریں کپڑے کے کناروں سے گر رہی تھیں۔

کھانے میں برکت کا ایک اَور واقعہ بیان کرنے کے بعد حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے حوالے سے 'سالک' کے مقام اور 'لقا' کے مرتبے کے متعلق فرمایا کہ وہ خدا کا ایسا قرب حاصل کر لیتا ہے کہ جیسے آگ لوہے کے رنگ کو اپنے نیچے ایسے چھپا لیتی ہے کہ بظاہر بجز آگ کے کچھ نظر نہیں آتا۔ فرمایا کہ اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے اُمور بھی ظاہر ہوتے ہیں کہ جو بشری طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سید و مولیٰ سیدالرسل حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے جنگِ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعے سے نہیں بلکہ اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے الٰہی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو۔ اس طرح کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرتؐ نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔

روایات کے مطابق ابوسفیان کے لشکر کی آمد سے تین دن قبل خندق تیار ہو چکی تھی۔ اب منصوبے کے مطابق بچوں اور نَو جوانوں کو اُن قلعوں کی جانب بھیج دیا گیا جہاں عورتوں کو حفاظت کے لیے منتقل کیا گیا تھا البتہ جن کی عمر پندرہ برس سے زائد تھی انہیں اجازت دی گئی کہ اگر چاہیں تو یہاں رہیں اور چاہیں تو قلعوں کی طرف چلے جائیں۔ آنحضرتؐ نے مدینے میں اپنا نائب ابن امّ مکتومؓ کو بنایا۔ خندق کے پاس آنحضرتؐ کے لیے چمڑے کا خیمہ لگایا گیا۔ مہاجرین کا پرچم حضرت زید بن حارثہؓ جبکہ انصار کا پرچم حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس تھا۔

مسلمانوں کی تعداد کے متعلق مؤرخین نے بہت اختلاف کیا ہے اور یہ تعداد سات سَو سے لے کر تین ہزار تک بیان ہوئی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کمال فراست سے ان تمام روایات میں تطبیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جنگِ احزاب کے تین حصّے تھے۔ ایک حصّہ اس کا وہ تھا جب خندق کھودی جا رہی تھی۔ پس جب تک خندق کھودنے کا کام رہا مسلمان لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔ پھر جب دشمن آ گیا اور لڑائی شروع ہوئی تو آنحضرتؐ نے اُن تمام لڑکوں کو جو پندرہ سال سے کم عمر تھے انہیں چلے جانے کا حکم دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خندق کھودنے کے وقت مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی اور جنگ کے وقت کم ہو گئی۔ جب جنگ کے دوران میں بنوقریظہ کفار کے لشکر سے مل گئے تو اس موقع پر آپؐ نے دو لشکر عورتوں کی حفاظت کے لیے روانہ کیے جن میں سے ایک لشکر دو سَو جبکہ دوسرا لشکر تین سَو سپاہیوں پر مشتمل تھا۔ اس طرح جب بارہ سو سپاہیوں میں سے پانچ سو سپاہی عورتوں کی حفاظت کے لیے چلے گئے تو بارہ سو کا لشکر سات سو کا رہ گیا۔

آج سے خدام الاحمدیہ کا اجتماع بھی شروع ہو رہا ہے۔ جن دعاؤں کی طرف مَیں نے توجہ دلائی تھی ان دنوں میں ہمیشہ انہیں دہراتے رہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 27 ستمبر 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے
غزوہ خندق کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ میں نے گذشتہ خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اُن حالات کا ذکر فرمایا ہے جو جنگ احزاب میں پیش آئے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ چونکہ مدینہ کا کافی حصہ خندق سے محفوظ تھا اور دوسری طرف کچھ پہاڑی ٹیلے اور کچھ پختہ مکانات اور کچھ باغات وغیرہ تھے اس لیے فوج یکدم حملہ نہیں کرسکتی تھی۔ پس کافروں نے مشورہ کرکے تجویز کیا کہ کسی طرح مدینہ میں موجود یہودی قبیلہ بنوقریظہ کو اپنے ساتھ ملالیا جائے اور اس ذریعہ سے مدینہ تک پہنچنے کا راستہ کھولا جائے۔ چنانچہ بنونضیر کے رئیس حیی بن اخطب کو مقرر کیا گیا کہ وہ بنوقریظہ کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرے۔ پہلے تو بنوقریظہ کے سرداروں نے انکار کیا لیکن پھر حیی بن اخطب کے سبز باغ دکھانے پر وہ معاہدہ شکنی پر آمادہ ہوگئے۔ بنوقریظہ مسلمانوں کے حلیف تھے اور اگر وہ کھلی جنگ میں شامل نہ بھی ہوتے تب بھی مسلمان یہ امید کرتے تھے کہ ان کی طرف سے ہوکر مدینہ پر کوئی حملہ نہیں کر سکے گا۔ اسی وجہ سے ان کی طرف کا حصہ بالکل غیر محفوظ چھوڑ دیا گیا تھا۔ ایسے وقت میں بنوقریظہ کا دشمن کے ساتھ ملنے سے مدینہ پر حملے کا خطرہ بھی بہت بڑھ گیا تھا۔ بہرحال ان حالات میں مسلمانوں کی فکر قدرتی تھی اور اس کے سدباب کے لیے بھی کوشش ضروری تھی۔ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کی حفاظت کے لیے پانچ سو افراد تعین کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

بنوقریظہ کے معاہدہ توڑنے کی خبر مسلمانوں تک پہنچ گئی تو ان کا خوف بڑھ گیا اور ان کو عورتوں اور بچوں کی فکر ہونے لگی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپؐ نے حضرت سلمہ بن اسلمؓ کو دو سو افراد اور حضرت زید بن حارثہؓ کو تین سو افراد کے ساتھ مدینے کی حفاظت کے لیے بھیجا اور فرمایا کہ رات کے وقت وہ مختلف جگہوں پر پہرا دیں اور وقتاً فوقتاً تکبیر یعنی اللہ اکبر کے نعرے لگاتے رہیں۔

یہ دن مسلمانوں کے لیے نہایت تکلیف اور پریشانی اور خطرے کے دن تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حالات میں سعد بن معاذؓ اور سعد بن عبادہؓ سے فرمایا کہ اگر تم لوگ چاہو تو قبیلہ غطفان کو محاصل میں سے کچھ حصہ دے کر اس جنگ کو ٹال دیا جائے۔ اس پر دونوں نے یک زبان ہوکر کہا کہ یا رسول اللہؐ! جب ہم نے شرک کی حالت میں کبھی کسی دشمن کو کچھ نہیں دیا تو اب مسلمان ہوکر کیوں دیں۔ واللہ! ہم انہیں تلوار کی دھار کے سوا کچھ نہیں دیں گے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار ہی کی وجہ سے فکر تھا جو مدینہ کے اصل باشندے تھے اور غالباً اس مشورہ میں آپؐ کا مقصد بھی صرف یہی تھا کہ انصار کی ذہنی کیفیت کا پتا لگائیں کہ کیا وہ ان مصائب میں پریشان تو نہیں ہیں۔ اور اگر وہ پریشان ہوں تو ان کی دلجوئی فرمائیں۔ آپؐ نے پوری خوشی سے ان کا مشورہ قبول فرمایا اور جنگ جاری رہی۔

اس جنگ کے دوران حضرت صفیہؓ کی بہادری کا واقعہ بھی ملتا ہے۔ حضرت علیؓ کا عمرو بن عبدود کو قتل کرنے کا واقعہ بھی ملتا ہے۔ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ خندق کو پار کرکے آیا اور بڑے متکبرانہ انداز سے آواز لگائی کہ اے جنت کی خواہش کرنے والو! آؤ میں تمہیں جنت میں پہنچادوں یا تم مجھے جہنم میں بھیج دو۔ جب اس نے دوسری یا تیسری بار آواز دی تو حضرت علیؓ اٹھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا عمامہ اُن کے سر پر باندھا اور اپنی تلوار عنایت فرمائی اور دعا دیتے ہوئے مقابلے پر بھیج دیا۔ حضرت علیؓ نے اُس کو تین باتوں کا فرمایا کہ واپس چلے جاؤ، مسلمان ہوجاؤ یا پھر مقابلے پر آجاؤ۔ اُس نے مقابلہ کیا اور حضرت علیؓ نے اُسے قتل کردیا۔ اُس کے قتل کے بعد اُس کے ساتھی بھاگ گئے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ آج سے لجنہ اور انصار کے اجتماع بھی شروع ہورہے ہیں۔ خدام کو جس طرح میں نے کہا تھا لجنہ کو بھی اور انصار کو بھی یہی کہتا ہوں کہ ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں میں بہت وقت گزاریں، درود پڑھنے کی طرف توجہ رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔

☆......☆......☆

پیغام سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع 44واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 25 تا 27 را کتوبر 2024ء

وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

امام جماعت احمدیہ
اسلام آباد، یوکے
MA 23-09-2024

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّــاصر

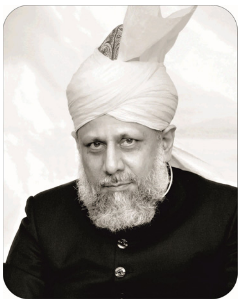

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ بھارت کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِسے ہرلحاظ سے بابرکت فرمائے اور نیک نتائج سے نوازے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ مَیں اس موقع پر آپ کو چند ضروری نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

انصار اللہ کی عمر میں انسان اپنی پختگی کی عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ اس پختہ عمر میں خاص طور پر یہ سوچ اپنے اندر بہت زیادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کا خلافت سے مضبوط تعلق ہو اور اپنی اولاد کی تربیت پر خاص توجہ ہو جس کا بہترین طریق انہیں اپنا نیک نمونہ پیش کرنا ہے۔ یاد رکھیں کہ ہمارے نمونے ہی ہیں جو نوجوانوں کے لیے بھی صحیح سمت متعین کرنے والے ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو ہمارے بچوں کے لیے بھی رہ نما ہوں گے۔ ہمارے نمونے ہی ہیں جو معاشرے میں تبدیلیاں لانے والے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو، تہجد میں اٹھو۔ دعا کرو، دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو وِرد بنائے گا اور عملی طور سے دعا کرے گا اور عملی طور پر التجا خدا کے سامنے لائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا۔ اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 45)

درحقیقت جب ایک مومن اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتا ہے تو اس کی اولاد پر بھی اس کا نیک اثر ہوتا ہے۔اس کے مرنے کے بعد اس کی نیک اولاد ان نیکیوں کو جاری رکھتی ہے جس پر ایک مومن قائم تھا۔اپنے ماں باپ کے لئے نیک اولاد دُعائیں کرتی ہے جو اس کے درجات کی بلندی کا باعث بنتے ہیں۔ دوسری نیکیاں کرتی ہے جو ان کی درجات کی بلندی کا باعث بنتی ہیں۔پس اولاد کو بھی قرۃُ العین بنانے لئے، آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کے لئے، اپنی حالتوں اور اپنی عبادتوں کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح آپ کی خلافت سے وابستگی بھی مثالی ہونی چاہئے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی اور اس سے جس قدر دُور رہو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہوگی جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔“

(خلافت علیٰ منہاج النبوۃ۔جلد 3 صفحہ 340
بحوالہ خلافت کا مقام صفحہ 22)

اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کو بھیجا اور ہمیں پھر انہیں ماننے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور پھر آپ کے بعد خلافت کے جاری نظام سے بھی نوازا۔ہمیں اس انعام کی قدر کرنی چاہئے۔خلافت سے فیض اٹھانے کے لئے، اس کے انعام سے حصہ لینے کے لئے اپنی حالتوں کو بدلنا ہوگا۔تبھی وہ ترقیات بھی ملیں گی جو پہلے ملتی رہی ہیں۔ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار بھی اونچے کرنے ہوں گے۔اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ اپنے ہر قول و فعل کو ہر قسم کے شرک سے کلیۃً پاک کرنا ہوگا۔اپنے اموال کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہوگا۔اور خلافت سے وفا اور اطاعت کے معیاروں کی بھی ہر وقت حفاظت کرنی ہوگی تبھی ہم خلافت کے انعام اور اس کے ساتھ رکھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی برکات سے فیض پا سکتے ہیں اور تا قیامت رہنے والی خلافت سے جڑے رہ سکتے ہیں اور اپنی نسلوں کو ان کے ساتھ جڑا رکھنے والا بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری اِن نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

والسلام

خاکسار

(مرزا مسرور احمد)

خلیفۃ المسیح الخامس

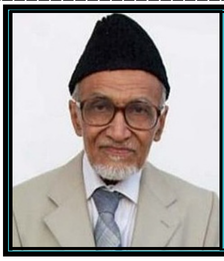

قرآن مجید اور دورِ حاضر

قسط۔2

(دجال یاجوج ماجوج کی کارروائیوں اور ایٹمی جنگوں کی بابت پیشگوئیوں کی روشنی میں)

محترم حافظ صالح محمد
الٰہ دین صاحب مرحوم
سابق صدر شعبہ فلکیات
عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن

اللہ تعالیٰ سورۃ التکویر میں پھر فرماتا ہے۔وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (التکویر:8)یعنی اور مختلف نفوس جمع کیے جائیں گے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں میل جول کی کثرت ہوگی۔ چنانچہ اب مختلف ملکوں سے لوگ تیز سواریوں کی وجہ سے آسانی سے ایک دوسرے سے مل سکتے ہیں۔ایک ریل کے ڈبہ میں ہی کتنے مختلف علاقوں کے لوگ جمع ہوجاتے ہیں۔پھر ڈاک خانہ، تار، ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی فون یہ سب ایسی چیزیں ہیں جس نے ساری دنیا کے لوگوں کو آپس میں ملا دیا ہے اور ساری دنیا کو ایک ملک کی طرح کردیا ہے۔

اس سلسلہ میں بڑی اہم ایجادات گزشتہ صدی میں اور اس صدی میں ہوئی ہیں اور یورپ اور امریکہ کے لوگوں نے نمایاں کام کیا ہے جیسا کہ یاجوج ماجوج کے الفاظ میں اشارہ ہے۔اس کی وضاحت کے لیے چند نام اور سن ایجاد پیش کرتا ہوں۔

☆ ......بائیسکل کی ایجاد 1838-40ء میں برطانیہ سے Kirkpatrick Macmillan نے کی۔

☆......موٹر سائیکل کی ایجاد 1885ء میں جرمنی سے Daimler نے کی۔

☆......پیٹرول سے چلنے والی کار کی ایجاد 1888ء میں جرمنی سے Karl Benz نے کی۔اس سے پہلے کاریں بھاپ (Steam) سے چلتی تھیں۔

☆ ......ہوائی جہاز کی ایجاد 1903ء میں Orville & Write and Wilbur Wright نے کی۔

☆ ...... ٹیلی فون کی ابتدا 1849ء میں اٹلی سے Antonio Maucci نے کی اور اس کی تکمیل 1876ء میں امریکہ کے Alexander Graham Bell نے کی۔

☆......دنیا کی پہلی ڈاک ٹکٹ 1840ء میں برطانیہ نے جاری کی تھی۔

☆ ......گراموفون کی اجازت 1871ء میں امریکہ کے Thomas Elva Edison نے کی۔

(Source:Monorama Year Book1999 Page 233)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام 1835ء میں پیدا ہوئے تھے اور آپؑ کا وصال 1908ء میں ہوا تھا۔لہٰذا یہ ساری اہم ایجادات جن کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے آپؑ کی زندگی میں ہوئی ہیں۔ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ محض اتفاق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی میں فرمایا ہے کہ جو بھی علم آتا ہے وہ اس کی مرضی سے آتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تشریف لانے سے پہلے سائیکل بھی نہیں چل رہی تھی اور آپؑ کی وفات سے پہلے ہوائی جہاز بھی اڑنے لگ گئے تھے۔الحمدللہ

ٹیلی ویژن کی ایجاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بعد 1926ء میں برطانیہ کے John Logie Baird اور 1927ء میں امریکہ کے P.T.Farnsworth نے کی تھی۔

اس صدی کے شروع میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود تھے۔20 نومبر 1901ء کو قادیان میں فونوگراف سے ریکارڈنگ کی ایک بابرکت تقریب منعقد ہوئی تھی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس موقع کے لیے ایک نظم بھی تحریر فرمائی۔

آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

اب اس صدی کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چوتھے خلیفہ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت خلافت میں وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ کی پیشگوئی کا ایک بہت ایمان افروز ظہور MTA یعنی Muslim Television Ahmadiyya International

کے ذریعہ سے ہوا۔ یہ مسلم ٹی وی لندن سے روزانہ 24 گھنٹے جاری ہے اوراس کے ذریعہ اسلام کا پیغام ساری دنیا میں پہنچایا جا رہا ہے۔ہم اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے اپنے پیارے امام کے دیدار کا شرف حاصل کرتے ہیں اوران کے روح پرور خطبات اور کلمات سنتے ہیں۔الحمدللہ۔دُور دُور ہونے والے دینی جلسوں کی کارروائیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں گویا ایک رنگ میں ان میں شریک ہوجاتے ہیں۔الحمدللہ۔

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ کی پیشگوئی اس طرح بھی پوری ہوئی ہے کہ ہم خیال لوگوں نے اکٹھے ہوکر اپنی اپنی سوسائٹیاں بنالی ہیں۔اس وقت دنیا میں بکثرت مختلف سوسائٹیاں پائی جاتی ہیں اور بہت سی سوسائٹیاں بین الاقوامی نوعیت کی ہیں۔

سورۃ التکویر میں پھر فرمایا۔وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ. بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ (التکویر:9،10) یعنی اور جب زندہ گاڑی جانے والی لڑکی کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ آخر کس گناہ کے بدلے اسے قتل کیا گیا تھا۔

زمانہ جاہلیت میں بعض عرب لوگ بیٹی کی پیدائش پر ایسی شرمندگی محسوس کرتے تھے کہ اُسے زندہ گاڑ دیا کرتے تھے۔ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جبکہ ایسا کرنا قانوناً منع ہوگا اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو اُسے سزا دی جائے گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

”چنانچہ 1872ء میں ایسا قانون حکومت انگریزی نے جاری کر دیا اور اس طرح یہ علامت بھی جو آخری زمانے سے تعلق رکھتی تھی پوری ہوگئی۔“ (تفسیر کبیر از سورۃ التکویر)

اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ قانون کا دور ہوگا اور دنیا آپس میں قانون سے باندھی جائے گی۔عورتوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے گا۔پھر فرمایا: وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر:11) یعنی اور جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی کثرت سے موجودہ زمانے میں کتابیں اور اخبارات دنیا بھر میں شائع ہورہے ہیں۔ یہ بڑی علمی ترقی کا زمانہ ہے بڑی بڑی لائبریریاں کھل گئی ہیں۔سکول اور کالج اور یونیورسٹیاں دنیا بھر میں پھیل گئے ہیں۔ بڑی تحقیقات اور ریسرچ کا زمانہ ہے۔پھر علم نے بڑی ترقی کی ہے۔

اس کے بعد سورۃ التکویر میں علم ہیئت کی ترقی کا خاص طور پر اس طرح ذکر آتا ہے کہ وَإِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ (التکویر:12) یعنی اور جب آسمان کی کھال اتاری جائے گی۔ چنانچہ موجودہ زمانے میں علم ہیئت نے بہت ترقی کی ہے۔اس زمانہ میں سیر نجوم اور وسعت عالم اور خلق عالم اور اجرام فلکی وغیرہ کے بارے میں غیر معمولی علم کا اضافہ ہوا ہے جو گزشتہ ہزاروں سال میں بھی نہ ہوا تھا۔بڑی بڑی دوربینیں بن گئی ہیں۔نہ صرف زمین کی سطح پر بلکہ فضا میں بھی دوربین چکر لگا رہی ہے۔ایسے آلے نکل آئے ہیں جن سے شعاعوں کو پھاڑ کر بتا دیا جاتا ہے کہ وہ شعاعیں جن ستاروں سے نکل رہی ہیں ان میں کون کون سا مادہ ہے اور ان ستاروں کا درجہ حرارت کیا ہے۔

1838ء میں پہلی دفعہ ایک ستارے کا فاصلہ Trigonometric Parallex کے طریقہ سے ناپا گیا تھا جو دس نوری سال نکلا۔ یہ ستارہ 61 Cygni کہلاتا ہے اور فاصلہ معلوم کرنے والے کا نام F.W.Bessel ہے۔ یہ ستارہ سورج سے کوئی دس لاکھ گنا زیادہ دُور ہے۔اور اب تو ہم اتنی دور دور کے ستاروں اور کہکشاؤں کے فاصلوں کو معلوم کر کرتے ہیں جہاں سے روشنی کو ہم تک پہنچنے کے لیے اربوں سال لگتے ہیں۔گویا اربوں سال پہلے کائنات کیسی تھی اس کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔اب یہ مسئلہ خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ کہاں کہاں آبادی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو 1896ء میں ہی قرآن مجید کی روشنی میں اپنے مضمون ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ میں بتا دیا تھا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی خدا کی ہدایتوں کے پابند ہیں اور ہمارے موجودہ امام نے اپنی کتاب Revelation Rationality Knowledge & Truth میں اس موضوع پر قابل قدر وضاحت فرمائی ہے۔

Space Travel یعنی خلاء میں سفر کرنے کا اس آیت میں اشارہ ہے۔وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ (الذاریات:8) یعنی قسم ہے رستوں والے آسمان کی۔

4/اکتوبر 1957ءکوروس نے اپنا خلائی جہاز Sputnik I بھیجا۔اس کے بعد اپریل 1961ء میں روسی Yuri Gagarin خلائی جہاز میں زمین کے گرد گھومنے والے پہلے انسان بنے۔اس کے بعد ترقی ہوتے ہوتے جولائی 1969ء کو امریکہ کے ذریعہ انسان اپنے قدم چاند پر رکھنے میں کامیاب ہوگیا۔امریکہ کے خلاباز Neil Armstrong اور Edwin Aldrin چاند پر جانے والے پہلے انسان بنے۔کائنات عالم بہت وسیع ہے۔ انسان اپنے جسم کے ساتھ ایک حد تک ہی خلائی سفر کرسکتا ہے۔ چاند کے سوا کسی اور آسمانی کُرہ تک انسان اب تک نہیں پہنچ سکا ہے۔سورۃ الرحمٰن میں خلائی سفر کا اس طرح ذکر ہے۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ (الرحمٰن:34) یعنی اے جن وانس کے گروہ اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل کر دکھادو۔تم دلیل کے بغیر ہرگز نہیں نکل سکتے۔

یہاں پر جن اور ان سے مراد بڑے لوگ اور عوام ہیں۔اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ تم کائنات عالم کے دور سے اپنے جسمانی وجود سے نکل نہیں سکتے۔البتہ علمی لحاظ سے Powerful Logical Deduction (یہ الفاظ حضور نے استعمال فرمائے ہیں) یعنی زبردست منطقی استنباط کے ذریعہ حدود کائنات سے نکل سکتے ہو۔

پھر سورۃ التکویر میں آتا ہے۔وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ (التکویر:12) یعنی اور جہنم کو بھڑکا دیا جائے گا۔

اس آیت کے ایک معنی یہ ہے کہ اس زمانہ میں گناہ بہت بڑھ جائے گا اور گناہوں کے بڑھنے کی وجہ سے دوزخ انسان سے قریب آجائے گا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔جہنم کے بھڑکائے جانے کی پیشگوئی ایسے بھی پوری ہوئی ہے کہ ایسی ہولناک جنگیں ہوئی ہیں جو جہنم کا نمونہ تھیں۔چنانچہ پہلی عالمی جنگ 18-1914ء میں ہوئی اور بہت تباہی ہوئی تھی۔اس کے بعد دوسری جنگ عظیم 45-1939 میں ہوئی جس میں تباہی اور زیادہ ہوئی۔بالآخر ایٹم بم استعمال میں آیا جس کے ذریعہ انسان نے بہت ہی تکلیف دہ جہنم کا نمونہ دیکھا

اور دو ایٹم بموں میں ہی جنگ ختم ہوگئی۔پہلا بم جاپان کے شہر ہیروشیما (Heroshima) میں 6/اگست کو پھینکا گیا جس سے فوراً ستر ہزار لوگ مرگئے۔دوسرا ایٹم بم ناگاساکی (Nagasaki) پر پھینکا گیا جس سے فوراً چالیس ہزار لوگ مرگئے۔اس کے علاوہ بہت سے لوگ بری طرح زخمی ہوگئے۔ہیروشیما پر ایٹم بم گرایا گیا تو بعد میں جاپانی ریڈیو نے بیان کیا کہ اس بم سے ایسی خطرناک تباہی واقع ہوئی ہے کہ انسان کے گوشت کے لوتھڑے میلوں میل تک پھیلے ہوئے پائے گئے ہیں (تفسیر کبیر سورۃ الزلزال) پھر جلدی ہی جاپان کے بادشاہ ہیرو ویٹو (Hirohito) نے ہتھیار ڈال دئے اور جنگ ختم ہوگئی۔اندازہ ہے کہ اِس دوسری جنگ عظیم میں ساڑھے پانچ کروڑ لوگ ہلاک ہوئے تھے۔اب تیسری جنگ عظیم کا خطرہ رہتا ہے جو زیادہ تباہ کن اور ہولناک ہوگی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اپنی خلافت میں اس خطرہ سے متنبہ فرماتے رہتے تھے اور اب ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ متنبہ فرما رہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔

''وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا ایک نبی آئے گا جس کی مخالفت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا غضب بھڑک اٹھے گا کیونکہ خدا تعالیٰ قران کریم میں فرماتا ہے۔وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16) ہم اس وقت تک لوگوں پر عذاب نازل نہیں کرتے جب تک اپنا رسول بھیج کر ان پر حجت تمام نہ کرلیں۔

پس اس آیت میں ایک لطیف اشارہ اس امر کی طرف بھی ہے کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا ایک مامور آئے گا کیونکہ جب اس کی طرف سے کوئی مامور آتا ہے تو اس کے آنے کے ساتھ جہاں مومنوں کے لیے رحمت کے دروازے کھلتے ہیں وہاں کفار کے لیے عذاب کے دروازے بھی کھول دئے جاتے ہیں۔''

پھر فرمایا:وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ (التکویر:14) یعنی اور جب جنت کو قریب کردیا جائے گا۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مامور من اللہ کی بیعت کی وجہ سے جنت کا پانا آسان ہوجائے گا۔نیز یہ کہ مذہب کی وجہ سے جنت کا

پانا ان سے پہلے لوگوں کی نسبت آسان ہو جائے گا۔ نیز یہ کہ مذہب کی حکمتیں اس طرح کھول کر بیان کی جائیں گی کہ لوگوں کے لیے ان کا ماننا اور ان پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا۔

چنانچہ دور حاضر کا اہم ترین واقعہ اور سب سے زیادہ عظیم الشان خبر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مامور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق، حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح معود اور امام مہدی اور موعود اقوام عالم کو اللہ تعالیٰ نے سورہ جمعہ کی پیشگوئی۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ' کے مطابق دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا۔ آپؑ نے لوگوں کو انہی نشانات کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی طرف بلایا اور یہ ایمان افروز مژدہ سنایا کہ۔

اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے
اب دیکھو آ کے در پہ ہمارے وہ یار ہے
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا

نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خلافت علی منہاج النبوۃ کی عظیم الشان نعمت دنیا کو دوبارہ ملی۔

سورۃ التکویر میں اس کے بعد کی آیت ہے:

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ (التکویر:15) یعنی اس دن ہر جان جو کچھ حاضر کیا ہے جان لے گی۔ اس میں شک نہیں کہ مرنے کے بعد قیامت ہوگی اور مکمل جزا سزا ہوگی۔ لیکن ایک حد تک جزا سزا دینا بھی ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی مخالفت کرنے والے اس دنیا میں ہلاک ہو گئے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تفسیر کبیر میں اس آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

''اس دن تقدیر الٰہی خاص طور پر جاری ہوگی اور نتائج اعمال خاص طور پر نکلنے شروع ہوں گے۔ مطلب یہ کہ عام زمانہ میں فردی محاسبہ ہوتا ہے لیکن انبیاء کے زمانہ میں قومی محاسبہ ہوتا ہے جیسا کہ آیت وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16) سے ظاہر ہے۔ اور قومی محاسبہ بڑا سخت ہوتا ہے۔ فردی محاسبہ نظر نہیں آتا کیونکہ اس کا تعلق انفرادی طور پر الگ الگ لوگوں سے ہوتا ہے لیکن قومی محاسبہ ایسی چیز ہے جو سب کو نظر آجاتا ہے کیونکہ اس کا تعلق تمام قوم کے ساتھ ہوتا ہے۔ چنانچہ زلازل اور جنگوں کی کثرت سے اس قومی محاسبہ کے دن کا اب اظہار ہو رہا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زلازل سے زمین اس طرح ہلائی جائے گی کہ انسان پکار اٹھے گا۔ ''مَالَهَا'' (سورۃ الزلزال) زمین کو کیا ہو گیا ہے کہ عذاب پر عذاب اور تباہی پر تباہی آتی جا رہی ہے۔''

سورۃ التکویر میں آگے آتا ہے:

وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۔ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ (التکویر: 18،19) یعنی اور رات کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جب وہ خاتمہ کو پہنچ جاتی ہے۔ اور صبح کو جب وہ سانس لینے لگتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ رات کا جانا اور صبح کا آنا تنزل کے دور کے خاتمہ اور ترقی کے نئے دور کے ظہور پر دلالت کرتا ہے اور اسی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ اسلام کے اس دور تنزل پر اللہ تعالیٰ خاموش نہیں رہے گا بلکہ اس کے دور کرنے کے لیے سامان کرے گا۔

ایٹمی دھماکہ کا خطرہ

قرآن کریم کی ان پیشگوئیوں میں جو موجودہ زمانہ کے حالات اور ایجادات سے تعلق رکھتی ہیں بعض ایسی ہیں جو بہت اہمیت اور عالمگیر حیثیت رکھتی ہیں۔ ان میں سے ایک ایٹمی دھماکے کا خطرہ ہے۔ یہ پیشگوئی ایسے وقت میں کی گئی تھی جبکہ انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ایٹمی دھماکہ ہو سکتا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں ایسی آیات ہیں جن میں واضح طور پر یہ بیان ہے کہ ایک ننھے سے بے حقیقت ذرہ میں بڑی توانائی کا ایک ذخیرہ پایا جاتا ہے گویا ایک جہنم کی آگ کو اس میں بند کر دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ الھمزۃ میں اس کا ذکر ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی کتاب میں اس کی ایمان افروز تشریح بیان فرمائی ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۔ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۔ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۔ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۔ وَمَاۤ

اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۔ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۔ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۔ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۔ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ (الھمزۃ:2 تا 10) یعنی ہلاکت ہو ہر غیبت کرنے والے سخت عیب جُو کے لیے۔ جس نے مال جمع کیا اور اس کا شمار کرتا رہا۔ وہ گمان کیا کرتا تھا کہ اس کا مال اسے دوام بخش دے گا۔ خبردار! وہ ضرور حطمۃ میں گرایا جائے گا۔ اور تجھے کیا بتائے کہ حطمۃ کیا ہے۔ وہ اللہ کی آگ ہے بھڑکائی ہوئی جو دلوں پر لپکے گی۔ یقیناً وہ ان کے خلاف بند رکھی گئی ہے۔ ایسے ستونوں میں جو کھینچ کر لمبے کیے گئے ہیں۔

ایک زاویہ سے دیکھیں تو یہ سورۃ اُخروی زندگی پر چسپاں ہوتی ہے اور دوسرے زاویہ سے دیکھیں تو اس میں ایٹم بم کے بارے میں پیشگوئی ہے۔ اس کا اس چھوٹی سی سورۃ میں ایسی حیرت انگیز باتیں پائی جاتی ہیں جن کی پہنچ اُس زمانہ کے لوگوں کو نہ تھی۔ کیا یہ تعجب انگیز بات نہیں ہے کہ بعض گنہگاروں کو حطمۃ میں ڈال دیا جائے گا جو باریک ترین ذرات ہوں گے۔

عربی لفظ حطمۃ کے دو Root ہیں۔ ایک تو حطمۃ جس کے معنے ہیں کہ پیس کر چھوٹے سے چھوٹے ذرات بنا دینا اور دوسرا حطمۃ ہے جس کے معنے ہی چھوٹے سے چھوٹا بےحقیقت ذرہ۔ الغرض جب کسی چیز کو توڑ توڑ کر اس کی چھوٹی سی چھوٹی بناوٹ تک لایا جائے تو اسے حطمۃ کہتے ہیں۔

لہٰذا حطمۃ میں Atom کا تصور پنہاں ہے۔ لفظ حطمۃ صوتی لحاظ سے بھی لفظ ایٹم سے ملتا ہے جلتا ہے۔ پھر قرآن مجید بتاتا ہے کہ اس حطمۃ کے اندر ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی اور لمبے ستونوں میں مقید ہوگی اور جب انسان کو اس میں ڈالا جائے گا تو وہ سیدھا اس کے دل تک پہنچ جائے گی۔ عام طور پر آگ پہلے جسم کو جلاتی ہے اور پھر اس کا اثر دل پر ہوتا ہے۔ لیکن یہاں پر بالکل مختلف قسم کی آگ کا ذکر ہے جو جسم کو جلانے سے پہلے دل کو ختم کردے گی۔ یہاں پر ایک آدمی کی ہلاکت کا ذکر نہیں بلکہ عمومی رنگ میں تباہی کا ذکر ہے۔ موجودہ زمانہ میں اس تباہی کا تصور کرنا ممکن ہے کیونکہ انسان نے اب ایٹم کے راز معلوم کر لیے ہیں اور اس کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ایٹم کے اندر سے کس قدر توانائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے جبکہ آگ باریک ترین ذرات میں بند ہے وہ ہزاروں مربع میل کے علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔

الغرض قرآن مجید کی وہ باتیں جو چودہ سو سال پہلے سمجھ میں نہیں آسکتی تھیں وہ اب سمجھ میں آرہی ہیں۔ چودہ سو سال پہلے لوگ یہی سمجھتے ہوں گے کہ اس سورۃ میں جو آگ کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ صرف مرنے کے بعد کی دوزخ ہے اور اس دنیا سے اس کا تعلق نہیں ہے لیکن موجودہ زمانہ کا علم ہمیں بتلاتا ہے کہ اس میں موجودہ زمانہ کے ایٹمی دھماکے کا نقشہ ہے۔

جو لوگ اس علم میں مہارت رکھتے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ دھماکہ سے پہلے مادہ لمبا ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے لمبے ستونوں کا ذکر کیا ہے اس کے بعد ایک ہولناک دھماکہ کی صورت میں پھٹتا ہے۔ دھماکہ کے وقت بہت سے Gamma Rays Neutrons اور Xrays کے ذریعہ شدید گرمی پھیلتی ہے جو جلا دیتی ہے لیکن اس حرارت سے زیادہ تیز رفتار سے Gamma Rrays پھیلتے ہیں اور وہ اپنی Vibrations سے یعنی اپنی حرکات سے دل کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ لہٰذا موت Xrays کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی شدید گرمی سے نہیں آتی بلکہ Gammarays کی شدید توانائی سے آتی ہے جو دل پر حملہ کر دیتی ہے۔ الغرض قرآن مجید کا بیان نہایت بصیرت افروز ہے۔

سورۃ الدخان میں ہلاک کر دینے والے دھوئیں کا ذکر ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے۔ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۔ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (الدخان:11 تا 12) یعنی پس تو اس دن کا انتظار کر جس دن آسمان پر ایک کھلا کھلا دھواں ظاہر ہوگا۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ دردناک عذاب ہوگا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفسیر صغیر میں تحریر فرماتے ہیں: ''یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ اس آیت میں ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کا ذکر ہے جس کے پھٹنے پر تمام جو میں دھواں پھیل جاتا ہے اور ان بموں کو اس وقت سائنسدان قیامت کا پیش خیمہ بھی بتا رہے ہیں۔'' اس کے بعد کی آیات یہ ہیں۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۔ اَنّٰى لَهُمُ

الذِّکْرٰی وَقَدْ جَآءَھُمْ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ (الدخان:13 تا 15)
یعنی (لوگ اس کو دیکھ کر کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے یہ عذاب ٹلا دے۔ہم ایمان لے آتے ہیں۔اس دن ایمان لانے کی توفیق ان کو کہاں سے ملے گی حالانکہ ان کے پاس ایک حقیقت کو کھول کر بیان کرنے والا رسول آچکا ہے (جس کو انہوں نے نہیں مانا) اوراس سے پیٹھ پھیر کے چلے گئے اور کہنے لگے یہ کسی کا سکھایا ہوا پاگل ہے۔'' (ترجمہ از تفسیر صغیر)

مصیبت کے وقت انسان خدا کی طرف توجہ کرے گا لیکن معافی طلب کرنے اور بچنے کا وقت گزر چکا ہوگا۔اس وقت ایٹمی دھماکہ کی تباہی سر پر کھڑی ہے لیکن انسان ہے کہ اس پر بالکل غور نہیں کررہا ہے کہ اس کی حقیقی وجہ کیا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ انسان کے بداعمال کی وجہ سے یہ عذاب ہے۔ایک سائنسدان محض مادی وجوہات کو دیکھتا ہے لیکن قرآن مجید اخلاقی اور روحانی امور کی طرف توجہ دلاتا ہے۔قرآن مجید سائنس کی باتوں کو صحیح تناظر میں پیش کرتا ہے لیکن اس کا مقصد صرف یہی نہیں ہے کہ سائنس سکھائے بلکہ وہ اس کے ساتھ تنبیہ کرتا ہے۔وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ اس تباہی کا کیوں ہم کو سامنا ہے۔وہ ہمیں بتاتا ہے کہ اس تباہی کے ہم خود ذمہ دار ہیں۔اگر انسان بچنا چاہے تو وہ اپنی اصلاح کرے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق اپنے کردار میں تبدیلی کرے جس سے ایسا معاشرہ پیدا ہو جس میں عدل اور انصاف ہو۔بنیادی انسانی قدروں کو دوبارہ قائم کرنے کی ضرورت ہے جیسے سچائی، امانت، عدل وانصاف، ہمدردی، دوسروں کی تکلیف کا احساس اوران سے حسن سلوک۔اگر ان اقدار کو قائم نہیں کیا جائے گا تو تباہی آجائے گی۔

سورۃ القمر میں ذکر ہے کہ سابقہ قوموں نے اس تنبیہ کی پرواہ نہ کی جو خدا تعالیٰ کے رسولوں کے ذریعہ ان کو دی گئی تھی۔نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر عذاب آگیا اور وقت گزر جانے کے بعد توبہ کرنا فائدہ مند نہ رہا۔قرآن مجید فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَھُمْ مِّنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِیْهِ مُزْدَجَرٌ۔ حِکْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ (القمر:5 تا 6) یعنی ''اوران کے پاس ایسے حالات پہنچ چکے ہیں جس میں تنبیہ کا سامان موجود تھا۔نیز ایسی حکمت کی باتیں بھی تھیں جو اثر کرنے والے تھیں لیکن افسوس کہ (ڈرانے والے) نے ان کو کوئی فائدہ نہ دیا۔''

ایٹمی تباہی کے نتائج کا ذکر سورہ طٰہٰ میں بھی ہے سورہ طٰہٰ کی آیات سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں دنیا کی بڑی طاقتیں جو پہاڑوں کی طرح ہیں ان کے کبر اور گھمنڈ ٹوٹ جائیں گے لیکن بنی نوع انسان کا خاتمہ نہیں ہوگا۔

قرآن مجید فرماتا ہے۔

وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُھَا رَبِّیْ نَسْفًا۔ فَیَذَرُھَا قَاعًا صَفْصَفًا۔ لَّا تَرٰی فِیْھَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا۔ یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا ھَمْسًا (طٰہٰ:106 تا 109) یعنی ''اور وہ تجھ سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔تُو کہہ دے کہ انہیں میرا ربّ ریزہ ریزہ کردے گا۔پس وہ انہیں ایک صاف چٹیل میدان بنا چھوڑے گا۔تُو اس میں نہ کوئی کجی دیکھے گا اور نہ نشیب و فراز۔اس دن وہ اس دعوت دینے والے کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں۔اور رحمان کے احترام میں آوازیں نیچی ہوجائیں گی اور تو سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنے گا۔

ان آیات کے تعلق سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر صغیر میں یہ نوٹ دیا ہے۔''جب دوسری قوموں پر تباہی آنی شروع ہوگی اور پہاڑ جیسی مضبوط قومیں تباہ ہوکر زمین سے لگ جائیں گی تب لوگ اس نبی کو ماننے لگ جائیں گے جس کی تعلیم میں کوئی کجی نہ ہوگی۔یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔جیسا کہ قرآن کریم میں قرآنی تعلیم کی بار بار یہی تعریف آئی ہے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرے گا۔پہاڑ کا لفظ بطور استعارہ ہے اور اس سے مراد طاقتور حکومتیں اور اقوام ہیں۔قرآن مجید بتاتا ہے کہ ان کے کبر ٹوٹنے کے بعد وہ اس بات کے لائق ہوجائیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کریں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ داعی الی اللہ ہیں جن میں کوئی کجی نہیں۔ایسی بڑی تباہی بڑے شدید ایٹمی دھماکوں کے نتیجہ میں ہوسکتی ہے۔اس سخت تنبیہ کے ساتھ یہ

امید افزا پیغام بھی ہے کہ نوع انسانی کا خاتمہ نہیں ہوگا اور پھر سے ایک نیا دور آئے گا جو نور کا دور ہوگا۔ اگر انسان نے اپنی اصلاح پہلے نہیں کی تھی تو پھر بعد میں اپنی غلطیوں کا کچھ نتیجہ بھگتنے کے بعد وہ اپنی اصلاح کرنا سیکھ لے گا۔

اس ضمن میں یہ اہم بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے اور عذاب کے بارے میں پیشگوئی خواہ وہ کتنی ہی واضح کیوں نہ ہو توبہ سے ٹل سکتی ہے جیسا کہ قرآن مجید نے حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے نمونہ کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے ندامت سے توبہ کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو باوجود عذاب کی پیشگوئی کے عذاب سے بچالیا تھا۔ گو موجودہ صورت حال میں انسان کی اخلاقی قدروں کے مسلسل زوال کی وجہ سے بچنے کی صورت نظر نہیں آرہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ بچالے۔ اگر ہم اس کے حضور دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عذابوں سے ڈراتے ہوئے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔

''یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کے نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پا جائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ اس لیے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔

اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہوں گے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16)

اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدّت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کیے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کے زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 268 تا 269)

نوٹ: مکرم پروفیسر صالح محمد الہ دین صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان نومبر 1999ء کے تیسرے دن کے پہلے اجلاس میں یہ مقالہ پڑھ کر سنایا۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 30 جون 2000ء صفحہ 9 تا 11)

طاہر احمد چیمہ
قائد عمومی مجلس
انصاراللہ بھارت

سالانہ کارگزاری رپورٹ
مجلس انصار اللہ بھارت بابت 2023-24ء

برموقع افتتاحی اجلاس
سالانہ اجتماع مجلس
انصاراللہ بھارت
25-10-2024

الحمدللہ کہ مجلس انصاراللہ آج اپنے قیام کے 84 سال پورے کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودات وارشادات کی روشنی میں مسلسل ترقیات کی شاہ راہوں پر گامزن ہونے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے۔

سامعین! بانی تنظیم مجلس انصاراللہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

ایک طرف ہماری جماعت کو نیکی تقویٰ عبادت گزاری، دیانت راستی اور عدل وانصاف میں ایسی ترقی کرنی چاہیئے کہ نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی اس کا اعتراف کریں۔اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے میں نے خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کی تحریکات جاری کی ہیں۔''

(الفضل خطبہ جمعہ 5 جنوری 1943ء)

یہ ہم سب کے لئے بہت شکر کا مقام ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں خلافت جیسی نعمت سے نوازا ہے جس کی راہنمائی اور دعاؤں کی بدولت ہم اپنے سپرد کاموں کو حتی المقدور کرنے والے بنے۔ اس موقعہ پر خاکسار وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ (برائے بھارت، نیپال، بھوٹان) ومحترم انچارج صاحب سیکشن انصاراللہ لندن کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہے کہ ہر دو بزرگان مجلس انصاراللہ بھارت کے ہر معاملہ پر اپنی خصوصی توجہ فرماتے ہوئے راہنمائی فرماتے ہیں۔

سالانہ رپورٹ آپ تمام کی خدمت میں پیش کرنے سے قبل خاکسار سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک نہایت اہم اقتباس پیش کرنا چاہتا ہے۔حضور فرماتے ہیں:۔

"سب سے اہم عہد خلافت سے وابستگی اور اطاعت کا ہے۔اگر آپ یا آپ کے اہل وعیال میں خلیفہ وقت کے خطبات وتقاریر سننے میں سستی پائی جاتی ہے تو اسے دور کریں اور جو نیک باتیں سنیں ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں۔خود بھی اور اپنے بچوں سے بھی دعائیہ خطوط لکھوائیں اور خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق استوار کریں خود بھی اور اپنے گھروں میں خلافت کی برکات کا تذکرہ کرتے رہیں اور انہیں اس بابرکت نظام کی اہمیت یاد دلاتے رہیں۔کیونکہ خلافت ہی وہ حبل اللہ ہے جس کو تھام کر آپ دین و دنیا کی فلاح وبہبود پا سکتے ہیں۔"

(پیغام سالانہ اجتماع 2013)

اَب مجلس انصار اللہ بھارت کی سال 2023-24 کی کارگزاری رپورٹ نہایت اختصار کے ساتھ احباب کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔وباللہ التوفیق

(1) قیادت تجنید:۔مکرم مسرور احمد لون صاحب

رپورٹس کے مطابق ہندوستان بھر میں 870 مجالس ہیں اب تک کُل 10326 انصار کی تجنید دفتر میں موصول ہوئی ہے۔صف اوّل کے انصار کی تعداد 4965 ہے اور صفّ دوئم کے انصار کی تعداد 5361 ہے۔دوران سال ہندوستان کی 733 مجالس نے اپنی تجنید بھجوائی ہے۔

(2) قیادت عمومی:۔خاکسار

ملک بھر کی مجالس کی آمدہ رپورٹوں کی روشنی میں دفتر مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے اپنی ماہانہ کارگزاری رپورٹ اور سالانہ کارگزاری رپورٹ باقاعدگی سے محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ کی وساطت سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جاتی رہی ہے۔جن پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ازراہ شفقت دعائیہ مکتوب وارشادات موصول ہوتے رہے۔

اللھم ایدامامنا بروح القدس۔

سیدنا حضور انور نے سال 2021ء میں منعقدہ ورچول میٹنگ

کے دوران رپورٹ نہ بھجوانے والی مجالس سے مسلسل رابطہ کرنے کی ہدایت فرمائی تھی۔جس پر شعبہ انصاراللہ لندن کی ہدایات کے مطابق ایک نئے اور آسان طریق پر ماہانہ کارگزاری رپورٹ فارم بنا کر مجالس کو بھجوایا گیا ہے۔اسی کے مطابق اب رپورٹیں موصول ہورہی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کی برکت سے رپورٹوں کی تعداد میں ہر ماہ اضافہ ہورہا ہے۔البتہ اس سلسلہ میں ناظمین اضلاع وزعماء مجالس کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ابھی ماہانہ رپورٹ نہ بھجوانے والی بہت سی مجالس موجود ہیں ان کو بھی توجہ دینی چاہیئے۔

دفتری کارکردگی:۔

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت کی طرف سے لائحہ عمل کی روشنی میں سال بھر کے پروگراموں پر مشتمل مجموعی سرکلر تیار کرکے جملہ مجالس کو سال کے شروع ماہ جنوری میں بھجوایا گیا۔دوران سال مجالس کو **50** سرکلر بھجوائے گئے اوران کو ملیالم، تامل اور ہندی میں ترجمہ بھی کروایا گیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کا خلاصہ بشمول بزبان اُردو و ہندی 10 علاقائی زبانوں میں تراجم کرکے 3170احباب کو ہر ماہ بھجوایا جارہا ہے۔انصاراللہ بھارت کی ویب سائٹ پر باقاعدگی کے ساتھ خلاصہ خطبہ جمعہ اپ لوڈ بھی کیا جارہا ہے۔

ممبران مجلس عاملہ بھارت میں سے **14** ممبران کو نگران صوبہ جات مقرر کیا گیا ہے اور متعلقہ ناظمین اور زعماء کو مسلسل رابطہ میں رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔دفتر سے بھی مسلسل رابطہ کیا جارہا ہے۔اس سے آئندہ انصار کی تعلیم وتربیت میں مزید بہتری کی توقع ہے۔ہندوستان بھر میں اس وقت 94 ناظمین اضلاع ہیں جو اپنے دائرہ کار میں مجالس کو فعال بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔دوران سال ملکی مجلس عاملہ انصاراللہ بھارت کے **16** اجلاسات اور کام میں بہتری پیدا کرنے کے لئے **20** ذیلی کمیٹیوں کے **43** اجلاسات منعقد ہوئے۔جن میں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے رپورٹوں اور کمیٹیوں کی سفارشات کا جائزہ لینے کے بعد راہنمائی فرمائی اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں عمل کرنے اور کارگزاری کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائی۔

ڈاک:

سال 24-2023ء میں ناظمین اضلاع وعلاقہ نیز زعماء کرام کی طرف سے موصول ہونے والی ڈاک کی تعداد **10,464** رہی اور دفتر کی طرف سے بھجوائے جانے والے سرکلر اور خطوط کی تعداد **30164** رہی۔

اجتماعات:۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال ملک بھر میں ''خلافت عافیت کا حصار'' کے بینر کے تحت اجتماعات کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔**41** اضلاع نے اور **55** لوکل مجالس نے اجتماعات کا انعقاد کیا ہے اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔دوران سال 4 اجتماعات صوبائی نوعیت کے بھی منعقد ہوئے۔ان میں سے کچھ مقامات پر مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت خود اور بہت سے قائدین ونمائندگان نے بھی شرکت کی ہے۔مورخہ 30/جون کو آسام کی ابھے پوری مجلس میں صوبائی اجتماع کا انعقاد عمل میں آیا جس میں **180** سے زائد انصار نے شمولیت اختیار کی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب اور شاندار رہا اور انصار کے اندر بیداری پیدا کرنے کا باعث بنا۔صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے اس اجتماع میں شرکت کی۔مورخہ 29،30/جون کورشی نگر میں وادی کشمیر کا صوبائی اجتماع منعقد ہوا۔جس میں 930 انصار کی حاضری تھی۔اس اجتماع میں مکرم نائب صدر صاحب صف دوئم نے بطور نمائندہ صدر مجلس شرکت کی۔صوبہ چھتیس گڑھ اور صوبہ گجرات کا صوبائی اجتماع بھی منعقد ہوا۔

ریفریشر کورس:۔

امسال **76** مجالس یا اضلاع میں لوکل وضلعی عہدیداران مجلس انصاراللہ کے ریفریشر کورس بھی منعقد ہوئے۔جن میں عہدیداران کو ان کے فرائض کے بارہ میں آگاہ کیا گیا اور کام کرنے کے طریق سمجھائے گئے۔

دورہ جات:۔

ضلعی و مقامی اجتماعات میں شمولیت، تربیتی کیمپس اور ریفریشر کورس میں شمولیت کے لئے صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کے علاوہ 21 مجلس عاملہ بھارت کے ممبران نے مختلف صوبہ جات کے دورے کئے۔

(3) قیادت تعلیم:۔مکرم محمد عارف ربانی صاحب

امسال کتاب ''**حضرت مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی روسے**'' انصار بزرگان کے زیر مطالعہ رہی۔اس کتاب سے بطرز سوال و جواب اُردو، ہندی سرکلرز تیار کر کے جملہ مجالس کو بذریعہ ای میل اور سوشل میڈیا بھجوائی گئیں۔

دو ماہی نصاب مطالعہ کتب میں مذکور اس کتاب سے سوالات تیار کر کے ہر مجلس کو بھجوائے گئے اور با قاعدہ اس تعلق سے رپورٹ منگوانے کے بعد مقررہ دینی نصاب کا امتحان لیا گیا۔اس امتحان میں 80 مجالس کے کل 1245 انصار شامل ہوئے۔

مقالہ نویسی:۔

انعامی مقالہ کے لئے گروپ الف کا عنوان ''خلافت امن کی ضمانت'' اور گروپ (ب) کا عنوان ''احمدیت ہی حقیقی اسلام'' رکھا گیا تھا۔

امسال کا نتیجہ اس طرح ہے۔گروپ الف (اس گروپ میں مبلغین اور پوسٹ گریجویٹ شامل ہیں)

اوّل:۔ مکرم سید کلیم احمد عجب شیر صاحب (قادیان)

دوم:۔ مکرم ظفر احمد گلبرگی صاحب (قادیان)

سوم:۔ مکرم شیخ محمد ذکریا صاحب (قادیان)

گروپ (ب) اس گروپ میں معلمین اور گریجویٹ یا انڈر گریجویٹ انصار شامل ہیں

اوّل: مکرم زین العابدین صاحب آف ائراپورم (کیرلہ)

دوئم:۔ مکرم وسیم احمد عظیم صاحب (قادیان)

سوم:۔ مکرم شیخ کریم الدین صاحب (قادیان)

اس گروپ میں درج ذیل انصار کو خصوصی انعام دیا جا رہا ہے۔

1:۔مکرم ٹی کے صدیق صاحب آف پتھہ پریم 2:۔مکرم سی صلاح الدین صاحب آف کالیکٹ 3:۔مکرم عبد الستار V.P صاحب (کالیکٹ) 4:۔مکرم مظفر احمد صاحب آف حیدرآباد

(4) قیادت تعلیم القرآن ووقف عارضی:۔

مکرم سلطان صلاح الدین کبیر صاحب

انصار اراکین با قاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔قرآن کریم ناظرہ جاننے والوں کی تعداد 6224 ہے۔سیکھنے والوں کی تعداد 2008 ہے۔نیز صحت کے ساتھ ناظرہ جاننے والے 4280 انصار ہیں اور 25% انصار ترجمہ قرآن جانتے ہیں۔متعدد مجالس نے دوران سال ترجمہ قرآن و تجوید القرآن کی کلاسز کا اہتمام کیا ہے۔

امسال 1815 انصار نے وقف عارضی میں حصہ لیا۔

(5) قیادت تربیت:۔مکرم ایچ شمس الدین صاحب

سال 2024ء کو ''**خلافت عافیت کا حصار**'' کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ہر ماہ 12 ورقہ مواد بابت خلافت عافیت کا حصار تربیتی اجلاسات کیلئے مجالس کو بھجوایا جا تا رہا ہے۔یہ مواد اردو، ہندی، ملیالم، تامل 4 زبانوں میں با قاعدگی سے بھجوایا جا تا رہا۔اس تربیتی مواد سے استفادہ کرتے ہوئے کثیر تعداد میں مجالس نے تربیتی اجلاسات کا انعقاد کیا ہے۔

دوران سال 300 مجالس میں تربیتی کلاسز منعقد کی گئیں۔ان تربیتی کلاسز سے نو مبائعین نے بھی استفادہ کیا۔

اسی طرح ہندوستان بھر کی مجالس میں قیام نماز سے متعلق 2991 تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔جماعتی انتظامیہ اور خدام و اطفال کی طرف سے منعقد ہونے والے اجلاسات میں بھی انصار اراکین شامل ہوتے ہیں۔

تاریخی اجلاسات:۔

ہندوستان بھر کی مجالس سے آمدہ رپورٹس کے مطابق جلسہ سیرت النبی ﷺ جلسہ یوم خلافت، جلسہ یوم مصلح موعودؓ اور جلسہ یوم مسیح موعودؑ روایتی شان سے منایا گیا۔دوران سال نماز سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے 10 اقتباسات مجالس کو بھجوائے گئے۔

تقسیم قرآن کریم پنجابی:۔

سال 2023ء میں مجلس شوریٰ کی منظور شدہ تجویز برائے تقسیم قرآن کریم پنجابی پر امسال کاروائی کی گئی۔مکرم قائد صاحب تربیت نے امسال اس سلسلہ میں خصوصی دورہ بھی کیا ہے۔ امسال صوبہ پنجاب کے 6اضلاع میں 36عدد پنجابی قرآن کریم اراکین انصاراللہ کو تقسیم کیے گئے۔ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

رشتہ ناطہ:۔

اس شعبہ کے تحت امسال 4صوبہ جات کا دورہ کیا گیا۔150 مجالس کے زعماء اور 15 ناظمین کے ساتھ ملاقات ہوئی۔450 گھروں کا وزٹ کیا گیا اور 200 قابل شادی لڑکے لڑکیوں کا ڈاٹا جمع کیا گیا۔85 جوڑوں کی کاؤنسلنگ کی گئی۔رشتہ ناطہ کے تعلق سے 12 پوسٹ اور 30 ویڈیو کلپس مجالس کو بھجوائی گئیں۔

(6) قیادت تربیت نومبائعین:۔مکرم سید فہیم احمد صاحب

نومبائعین افراد کو محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ کی ہدایت کے مطابق تجنید اور بجٹ میں شامل کئے جانے کے تعلق سے دفتر انصاراللہ بھارت انسپکٹران انصاراللہ و ناظمین ضلع کے تعاون سے کاروائی کر رہا ہے۔

امسال نومبائعین مجالس کی تعلیم وتربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان مجالس میں تربیتی کیمپس کا بھی اہتمام کیا گیا۔دوران سال **31** تربیتی کیمپ منعقد ہوئے ہیں۔

امسال 230 نومبائعین انصار میں سے 186 نومبائعین کو مالی نظام اور تجنید میں شامل کیا گیا ہے جبکہ بقیہ 44 نومبائعین کوشامل کئے جانے کی کاروائی چل رہی ہے۔

نومبائعین کیلئے قاعدہ یسرنا القرآن ،نماز سادہ اور قرآن مجید ناظرہ کی تعلیم کا مبلغین و معلمین اور رضا کار انصار اراکین کے ذریعہ انتظام ہے۔حضور انور کے خطبات جمعہ جماعتی طور پر دیکھنے اور سننے کے لئے نومبائعین کو ساتھ لایا جاتا ہے۔’’مواخات‘‘ پروگرام کو **210** مجالس نے منعقد کیا ہے۔

(7) قیادت تبلیغ:۔مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب

تبلیغی مہم کے چند اعداد وشمار اس طرح ہیں۔

نکات	تعداد
تعداد داعیان الی اللہ	3015
تعداد زیر تبلیغ افراد	83,891
تعداد تقسیم لٹریچر	37,419
تعداد مجالس جن میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد ہوا	215
تعداد بک اسٹال	244
سوشل میڈیا کے ذریعہ تبلیغ	71,772
MTA کے ذریعہ تبلیغ	39,492

نیشنل و انٹرنیشنل بک فیئرز میں جماعتی اسٹال میں انصار بھر پور رنگ میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔

(8) قیادت ایثار وخدمت خلق:۔مکرم خالد احمد الہ دین صاحب

ایثار وخدمت خلق کے اعداد وشمار اس طرح ہیں۔

نمبر شمار	تفصیل	اعداد وشمار
1	غرباء ومساکین کے علاج کیلئے دی گئی رقم	15,86,732/-

129واں جلسہ سالانہ قادیان۔2024ء

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 129ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مؤرخہ 27، 28اور 29 دسمبر 2024ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے اِس مبارک جلسہ میں شمولیت کا عزم کرتے ہوئے ہر لحاظ سے اس کی کامیابی کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احبابِ جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جو دعائیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ اور شاملین جلسہ کیلئے کی ہیں ہم سب کو اُن کا وارث بنائے۔آمین (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

2	تعداد بے روزگار جنہیں مجلس کے ذریعہ کام دلایا گیا	298
3	تعداد انصار جنہوں نے عطیہ خون پیش کیا	1898
4	تعداد وقارعمل	5070
5	تعداد میڈیکل کیمپ	1988
6	تعداد افراد جنہیں ہنر سکھایا گیا	325
7	یتیم بچیوں کی شادی کیلئے دی گئی رقم	1,06,430/-

اسی طرح 295 راشن کٹس جن کی قیمت 2,44,600/- روپے ہے تقسیم کیے گئے۔ 540 کمبل تقسیم کیے گئے اور 1706 مریضوں میں مختلف اوقات میں پھل فروٹ تقسیم کیے گئے۔Deef & Dumb اسکول کے تقریباً 150 بچوں میں کھانا اور یتیم خانہ کے 50 یتیم بچوں میں کپڑے اور پھل وسنیکس تقسیم کیے گئے۔Old Age Home کے 35 افراد میں پھل تقسیم کیے گئے۔ دوران سال اکثر مجالس نے بلڈ ڈونیشن کیمپ لگائے۔

(10) قیادت ذہانت وصحت جسمانی:۔مکرم شیخ ناصر وحید صاحب

آمدہ رپورٹ کے مطابق **82%** اراکین انصار سیر کرتے ہیں۔ **48%** اراکین انصار کھیلوں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ **50%** انصار سائیکل چلاتے ہیں۔ قادیان اور بعض شہروں میں صف دوئم کے انصار اراکین اللہ تعالیٰ کے فضل سے جم (gym) میں بھی جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ صبح کے وقت سیر کرنے کے ساتھ انصار اپنے گھروں میں بھی ورزش کررہے ہیں۔ بعض مجالس نے اپنے ہاں بعض ٹورنامنٹ کے انعقاد اور ورزشی مقابلہ جات کروائے جانے کی رپورٹ ارسال کی ہے۔

(11) قیادت اشاعت:۔مکرم سید طفیل احمد شہباز صاحب

الحمدللہ رسالہ انصاراللہ باقاعدہ ہر ماہ 1000 کی تعداد میں شائع ہورہا ہے۔ جنوری 2020ء سے رسالہ باقاعدگی کے ساتھ مجلس انصاراللہ بھارت کے ویب سائٹ پر اپ لوڈ ہورہا ہے۔

✸ بعض صوبہ جات کے اجتماع، ریفریشر کورس، جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ، میڈیکل کیمپ، عطیہ خون اور وقارعمل کی خبریں بھارت کے مختلف اخبارات اور مقامی ٹی وی چینلز پر بھی نشر ہوئی ہیں۔

مجلس انصار اللہ قادیان، حیدرآباد، اُڈیشہ، بنگال، کیرلہ اور تامل ناڈو نے مختلف اخبارات ورسائل میں 85 سے زائد مضامین شائع کئے۔

✸ مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے حضور انور کی منظوری سے **185** مجالس کے زعماء کو ریویو آف ریلیجز اور **334** مجالس کو اخبار بدر جاری ہے۔

(12) قیادت تحریک جدید: مکرم عبد المحسن مالاباری صاحب

(13) اور وقف جدید:۔مکرم ٹی ایم عبد المجیب صاحب

قائد صاحب تحریک جدید اور قائد صاحب وقف جدید کی رپورٹ کی روشنی میں ملک بھر کے **100%** فیصد اراکین ان تحریکات میں حسب توفیق مالی قربانی پیش کررہے ہیں۔ الحمدللہ

(14) قیادت مال:۔ مکرم رفیق احمد بیگ صاحب

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دوسورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں“ (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر وقاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جوں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

ہندوستان بھر کے 29 صوبہ جات سے کل **791** مجالس کی طرف سے 1,09,46,437/- روپے کے مشخصہ بجٹ موصول ہوئے تھے۔ ماہ ستمبر تک کل **67,44,443/-** روپے کی وصولی ہو چکی ہے۔ الحمد للہ۔ انصار اراکین اپنی استطاعت سے بڑھ کر قربانیاں کر رہے ہیں اور امید ہے کہ ماہ دسمبر تک صد فیصد وصولی ہو جائیگی۔ ان شاء اللہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں مکرم صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے اراکین انصار اللہ کی مالی قربانی کے تعلق میں ایک رپورٹ پیش ہونے پر مالی قربانی کرنے والوں کے تعلق میں دعائیہ کلمات پر مشتمل مکتوب موصول ہوا ہے اس میں ہمارے پیارے امام فرماتے ہیں کہ:۔

’’اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ بھارت کے تمام عہدیداران کی جملہ نیک مساعی کو شرف قبولیت بخشے۔ انسپکٹران کے دورہ جات کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور سفر وحضر میں ہر قسم کی مشکل اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے مفوضہ فرائض اور ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رکھے اور ہر آن آپ سب کا معین ومددگار ہو۔ آمین‘‘

(15) شعبہ آڈٹ:۔ مکرم قاضی شاہد صاحب

آڈیٹر مجلس انصار اللہ بھارت کی رپورٹ کے مطابق اس وقت ملک بھر میں **870** مجالس قائم ہیں اور اکثر مجالس میں بفضلہ تعالیٰ شعبہ آڈٹ موجود ہے ماہانہ رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مجالس کی آڈٹ دوران سال ہوتی رہی ہے۔

میرے پیارے انصار بھائیو! سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سن 2009ء کے سالانہ اجتماع میں انصار اللہ کو جو پیغام بھجوایا تھا اس کا ایک حصہ آخر میں خاکسار احباب کو سنانا ضروری سمجھتا ہے حضور انور فرماتے ہیں:۔

’’انصار اللہ کا ایک اہم کام تربیت اولاد ہے اور اس کے لئے سب سے بنیادی بات آپ لوگوں کا نیک نمونہ ہے۔ تمام انصار کا یہ شیوہ ہونا چاہئے کہ وہ اپنے گھروں میں تلاوت قرآن کریم کو رواج دیں۔ خود بھی اس کا اہتمام کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تاکید کریں اور پھر اس بات کی نگرانی کریں کہ گھر میں ہر کوئی تلاوت قرآن کریم کر رہا ہے یا نہیں۔ اور جو نہیں کر رہا اسے پیار سے بار بار سمجھائیں اور اس کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اس سے آپ خود بھی نیکیوں میں ترقی اور اصلاح نفس کی توفیق پائیں گے اور اپنی اولاد کی بھی نیک تربیت کر سکیں گے۔ مومنین کا یہ کام ہے کہ وہ نیک باتوں میں مداومت اختیار کریں اور ایک دفعہ جب کسی نیکی کو اختیار کر لیں تو وہ خواہ کتنی ہی کیوں نہ ہو پھر اس میں کبھی انقطاع نہ آنے دیں اور اس کا سلسلہ بھی ٹوٹنے نہ دیں۔‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2009ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق اپنی ذمہ داریاں بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

”تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad

City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044

Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

رپورٹ موازنہ معیار مابین مجالس انصار اللہ
بھارت بابت ماہِ جنوری تا دسمبر 2023ء

(حافظ سید رسول نیاز۔صدر موازنہ کمیٹی)

مسابقت فی الخیرات روحانی قوموں کا طُرّہ امتیاز اور زندہ قوموں کی علامت ہے۔اس لئے مجالس انصاراللہ بھارت میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے مجالس کے مابین معیار موازنہ کے تحت آمدہ رپورٹوں کی روشنی میں ان کی کارکردگی کا موازنہ کیا جاتا ہے۔مقامی مجالس اپنی کارگذاری رپورٹ ہر ماہ مقررہ تاریخ سے قبل ملکی دفتر میں بھجواتی ہیں۔

(1) سیدنا حضور انور کی ہدایت کے مطابق امسال یہ موازنہ مجالس انصاراللہ بھارت کی جنوری تا دسمبر 2023ء کل 12 رپورٹوں پر مشتمل ہے۔مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت کی ہدایت کی روشنی میں امسال پہلی مرتبہ سافٹ فائل میں رپورٹوں کے تمام اندراجات فیڈ کرکے کمپیوٹر سے نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ موازنہ کمیٹی کے تمام ممبران کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

نوٹ: لائحہ عمل کے مطابق تمام پروگرام منعقد کرکے فیصدی کی بجائے معین اعداد وشمار درج کرکے بروقت رپورٹ بھجوایا کریں۔

موازنہ مابین ناظمین اضلاع مجالس انصاراللہ بھارت

حسب شرائط کل 33 اضلاع موازنہ میں شامل ہوئے

پوزیشن	نام ضلع	صوبہ	نام ناظم
اوّل	کالیکٹ	کیرلہ	مکرم سید سلطان احمد صاحب
دوم	شموگہ، چتر ادرگ	کرناٹک	مکرم انور احمد غوری صاحب
سوم	بنگلور	کرناٹک	مکرم سید شارق مجید صاحب
چہارم	چنئی، پانڈیچیری	تمل ناڈو	مکرم سلطان احمد صاحب
پنجم	راجوری	جموں کشمیر	مکرم مختار احمد صاحب

موازنہ معیار (الف) مابین 51 سے زائد تجنید کی مجالس

حسب شرائط کل 35 مجالس موازنہ میں شامل ہوئیں

پوزیشن	نام مجلس	ضلع	صوبہ
اوّل	قادیان	گورداسپور	پنجاب
دوم	ماتھوٹم	کالیکٹ	کیرلہ
سوم	آسنور	کولگام۔اے	کرناٹک
چہارم	کرونا گاپلی	کولم	کیرلہ
پنجم	شموگہ	شموگہ	کرناٹک
ششم	پتہ پریم	ملاپورم	کیرلہ
ہفتم	حیدرآباد	حیدرآباد	تلنگانہ
ہشتم	بنگلور	بنگلور	کرناٹک
نہم	کرولائی	ملاپورم	کیرلہ
دہم	یادگیر	یادگیر	کرناٹک

موازنہ معیار (ب) مابین 21 تا 50 تجنید کی مجالس

حسب شرائط کل 56 مجالس موازنہ میں شامل ہوئیں

پوزیشن	نام مجلس	ضلع	صوبہ
اوّل	چیلاکرہ	پالگھاٹ	کیرلہ
دوم	منارکاڑ	پالگھاٹ	کیرلہ

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
وفیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

**"یادرکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبر نہیں کرتے"**

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

سوم	سکندرآباد	حیدرآباد	تلنگانہ
چہارم	شیندرہ	پونچھ	جموں کشمیر
پنجم	آلپی	کولم	کیرلہ
ششم	چنتہ کنٹہ	محبوب نگر	تلنگانہ
ہفتم	کڈلائی	کنور	کیرلہ
ہشتم	کٹک	کٹک	اڈیشہ
نہم	چارکوٹ	راجوری	جموں کشمیر
دہم	کنورٹاؤن	کنور	کیرلہ

موازنہ معیار(ج) مابین 1 تا 20 تجدید والی مجالس

حسب شرائط کل 155 مجالس موازنہ میں شامل ہوئیں

پوزیشن	نام مجلس	ضلع	صوبہ
اوّل	ارناکلم	ارناکلم	کیرلہ
دوم	ایڈپال	ملاپورم	کیرلہ
سوم	عثمان آباد	عثمان آباد	مہاراشٹر
چہارم	ماتھرا	کولم	کیرلہ
پنجم	بڈھانوں	راجوری	جموں کشمیر
ششم	شاہ پور	یادگیر	کرناٹک
ہفتم	سہارنپور	سہارنپور	اتھراکھنڈ
ہشتم	چنگاترا	ملاپورم	کیرلہ
نہم	بھرت پور	مرشدآباد	بنگال
دہم	پٹنہ	پٹنہ	بہار

اِنَّ رَبَّكَ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيۡرًۢا بَصِيۡرًا ﴿۳۱﴾ (بنی اسرائیل:31)

LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

سوسال قبل نومبر 1924ء

ممبئی میں ورود مسعود:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ویمبلے کانفرنس لندن میں کامیاب شرکت کے بعد واپسی میں 2 نومبر کی رات وینس (اٹلی) سے جہاز پر سوار ہوکر 18 ر نومبر کو ممبئی کے ساحل پر اترے۔ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے تمام جماعتِ احمدیہ ہندوستان کی طرف سے حضور کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔

قادیان میں ورود مسعود:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ 20 ر نومبر کو ممبئی سے روانہ ہوکر 21 ر نومبر کو آگرہ پہنچے۔ جہاں علاقہ مین پوری کے چند مہمانوں کی بیعت لی۔ اگلی صبح حضورؓ موٹر پر تاج محل کو دیکھتے ہوئے موضع ساندھن تشریف لے گئے۔ یہاں پر بھی بہت سے لوگوں نے بیعت کی۔ یہاں سے حضورؓ دہلی پہنچے۔ 23 ر نومبر کی صبح دہلی سے روانہ ہوکر انبالہ سے ہوتے ہوئے بٹالہ پہنچے۔ جماعت قادیان کی طرف سے بٹالہ میں حضور کے استقبال وقیام کے انتظام کیلئے احباب موجود تھے۔ حضورؓ نے رات بٹالہ میں قیام فرمایا اور 24 نومبر کو بروز ”دوشنبہ مبارک دوشنبہ“ بٹالہ سے بذریعہ موٹر قادیان پہنچے۔ جہاں حضورؓ کا نہایت شاندار پُرجوش اور پُرخلوص استقبال کیا گیا۔ حضور قصبہ میں داخل ہونے سے پہلے بہشتی مقبرہ پہنچ کر مزار مبارک حضرت مسیح موعودؑ پر پہلے اکیلے پھر رفقاء سفر کے ساتھ دعا کی۔ پھر قصبہ میں داخل ہوکر مسجد مبارک کے ابتدائی حصہ میں دو رکعت نفل ادا کر کے اپنے گھر دارالمسیح میں تشریف لے گئے۔ (تاریخِ احمدیت جلد صفحہ 461 تا 466)

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

اخبارِ مجالس

44واں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت:

مورخہ 25/ اکتوبر 2024ء بروز جمعۃ المبارک 44واں ملکی سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ باجماعت نماز تہجد مسجد اقصیٰ اور مسجد مسرور میں ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد خصوصی درس بعنوان ''مجالس کے آداب'' (از کتاب ''احمدیت یعنی حقیقی اسلام'') تین مساجد مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک اور مسجد مسرور میں رکھا گیا تھا۔ درس کے بعد انصار حضرات نے تلاوت قرآن کریم کی۔ بعدہٗ مزار مبارک سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ ایوان انصار دفتر مجلس انصار اللہ بھارت کی چھت پر لوائے انصاراللہ لہرایا گیا۔ اس کے بعد 'سرائے خدمت' میں انصار کی تواضع کی گئی۔ بعدہ صف اوّل اور صف دوم کے انصار کے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

افتتاحی تقریب: صبح ٹھیک نو بجے اجتماع کی افتتاحی تقریب زیر صدارت مکرم عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت عمل میں آئی۔ بطور مہمان خصوصی مکرم شمیم احمد صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مدعو تھے۔ اس سے قبل مکرم صدر صاحب نے لوائے انصاراللہ لہرا کر دعا کروائی۔ تمام حاضرین دعا میں شامل ہوئے۔ لواء لہراتے ہوئے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم کی دعا دہرائی گئی اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے گئے۔ افتتاحی تقریب میں تلاوت قرآن کریم مکرم سید کلیم الدین صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان نے کی اور ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ اس کے بعد مکرم نصر من اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ مکرم صدر اجلاس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور اور محبت بھرا پیغام حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ تمام حاضرین نے ہمہ تن گوش ہو کر اس پیغام کو سنا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پیغام کے لفظ لفظ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد سالانہ رپورٹ 2023-2024ء مجلس انصاراللہ بھارت مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت نے پیش کی۔ اس دوران LED اسکرین پر بھی رپورٹ کے اہم اعداد و شمار دکھائے گئے۔ اس کے بعد مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب صدر موازنہ کمیٹی نے بھارت بھر میں کارکردگی کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کے نام پڑھ کر سنائے۔ اسی طرح ناظمین اضلاع میں سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے ناظمین کے نام پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ صدر اجلاس نے صدارتی خطاب میں ''خلافت عافیت کا حصار'' کے حوالہ سے زرّیں نصائح فرمانے کے بعد دعا کروائی جس سے افتتاحی اجلاس اختتام کو پہنچا۔ افتتاحی تقریب میں 900 سے زائد کی حاضری رہی۔

افتتاحی تقریب کے بعد اجتماع گاہ میں معیار اوّل و دوم کے انصار کا مقابلہ حسن قرأت اور مقابلہ حفظ قرآن کریم معیار دوم منعقد ہوا۔ مقابلے کے اختتام پر اوّل، دوم، سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

JOTISAWMILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)

c/o Abdul Qadeer Khan

''کسی دانشمند کیلئے جائز نہیں کہ اپنی غلطی کی پردہ پوشی کیلئے کسی دوسرے کی غلطی کا حوالہ دیں۔'' (حضرت مسیح موعودؑ۔ سناتن دھرم: صفحہ 4)

اجتماع کے پنڈال کے باہر ”خلافت عافیت کا حصار“ کے نام سے مجلس کی طرف سے ایک نمائش لگائی گئی۔ افتتاحی تقریب کے بعد مکرم صدر صاحب نے ربن کاٹ کر اس نمائش کا افتتاح کیا۔ اس نمائش میں خلافت احمدیہ سے متعلق خلفائے عظام کے روح پرور اقتباسات اور خلفائے کرام کے کارہائے نمایاں کی دیدہ زیب تصاویر آویزاں کی گئی تھیں۔

نماز جمعہ وعصر جمع اور بعد تناول طعام ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ سیدنا حضور انور کا خطبہ جمعہ وبعد تناول طعام ٹھیک آٹھ بجے گروپ اوّل کا مقابلہ تقاریر منعقد ہوا۔ بعدۂ اوّل، دوم، سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

رات 9.30 بجے مجلس شوریٰ کی پہلی نشست زیر صدارت مکرم صدر صاحب منعقد ہوئی۔ مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب ایڈیشنل قائد عمومی کی تلاوت کے بعد تمام ممبران کی حاضری لی گئی۔ مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون صاحب منتظم شوریٰ نے مجلس شوریٰ کا ایجنڈا پیش کیا اور ردّ شدہ تجاویز کی تفصیل پیش کی۔ بعدۂ ایجنڈا میں شامل تین تجاویز پر بغور مشورہ کے لئے دو سب کمیٹیاں (مالی سب کمیٹی نمبر 1 اور مالی سب کمیٹی نمبر 2) تشکیل دی گئیں۔

افتتاحی تقریب کی Live Streaming سے 1075 انصار نے استفادہ کیا۔ 26/ اکتوبر 2024ء کو اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد خصوصی درس بعنوان ”قیام نماز“ از تفسیر کبیر ہوا۔ اس کے بعد انصار نے اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی۔ ٹھیک نو بجے اجتماع گاہ میں معیار اوّل، دوم کے انصار کا مقابلہ نظم خوانی منعقد ہوا۔ مقابلے کے اختتام پر اوّل، دوم، سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

خصوصی تربیتی سیشن: ٹھیک ساڑھے دس بجے ایک خصوصی تربیتی سیشن مکرم عبدالمومن راشد صاحب نائب صدر اوّل مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب نائب ناظر بیت المال آمد قادیان نے کی۔ مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم منصور احمد صاحب ایڈیٹر اخبار بدر نے ”خلافت عافیت کا حصار“ کے عنوان پر پہلی تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت مجلس انصار اللہ بھارت نے بعنوان ”زیارت قادیان کے سلسلہ میں خلفاء کرام کی توقعات“ کی۔ بعدہ صدارتی خطاب دُعا کے ساتھ خصوصی نشست اختتام پذیر ہوئی۔ اس نشست کی live Streaming سے 772 انصار نے استفادہ کیا۔

بعدہ معیار دوم کا مقابلہ تقاریر منعقد ہوا۔ اختتام پر اوّل، دوم، سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

بعد نماز مغرب وعشاء مقابلہ کوئز منعقد ہوا۔ پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب (بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یو۔کے 2024) سنایا گیا۔ جسے تمام انصار نے نہایت انہماک کے ساتھ سنا۔ اس کے بعد ایک ڈاکومنٹری ”خلافت عافیت کا حصار“ کے موضوع پر دکھائی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا کے طفیل 27 اکتوبر 2024 کو اجتماع کے تیسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد خصوصی درس بعنوان ”تلاوت قرآن مجید کی اہمیت و برکات“ از تفسیر کبیر ہوا۔ اس کے بعد انصار نے اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی۔

”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI (Prop.)

ADNAN TRADING Co.
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha - 244221 (U.P.)

Mobile
7830665786
9720171269

پونے نو بجے اجتماع گاہ میں مقابلہ مشاہدہ و معائنہ اور مقابلہ ٔعہد وفائے خلافت' منعقد ہوا۔ بعدۂ اوّل، دوم، سوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

مذاکرہ بعنوان بیعت کے اغراض و مقاصد (از روئے ارشادات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ٹھیک دس بجے یہ مذاکرہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم رفیق احمد مدراسی صاحب مبلغ سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ پیش کی۔ مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب ایڈیشنل قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت نے بطور میزبان اور مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب ناظم دارالقضاء قادیان اور مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون صاحب ناظر دیوان قادیان نے بطور شرکاء فرائض سرانجام دئے۔ اس موقع پر بعض انصار بزرگان نے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ میں بیعت کے بعد ایمان اور اعمال صالحہ میں ترقی کے واقعات کو بڑے دلچسپ انداز میں پیش کیا۔ اس کی Live Streaming سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد 506 رہی۔ الحمدللہ

اس کے بعد 'Ask a Doctor' کے نام سے ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب بٹ (نور ہسپتال قادیان) نے انصار کو حفظانِ صحت سے متعلق ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دئے۔

اختتامی تقریب: ٹھیک ساڑھے چار بجے اجتماع گاہ میں محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ انڈیا۔ نیپال۔ بھوٹان کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم مولوی رفیق احمد بیگ صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔ اس کے بعد محترم ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے خطاب فرماتے ہوئے جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال سے اشاعت اسلام کرنے کی طرف توجہ دلائی تا کہ حقیقی اسلام احمدیت کا جلد از جلد ساری دنیا میں غلبہ ہو۔ اس کے بعد تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ تقریب کے آخر پر صدر محترم نے دعا کروائی جس سے یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔

رات ٹھیک 8 بجے مجلس شوریٰ کا دوسرا سیشن منعقد ہوا۔ جس میں گزشتہ سالوں کی منظور شدہ سفارشات پر تعمیلی رپورٹ پیش کی گئی اور دونوں سب کمیٹیوں کی سفارشات پڑھ کر سنائی گئیں اور ووٹنگ کروائی گئی۔ کل حاضری 1250 سے زائد رہی۔ الحمدللہ

(عزیز احمد ناصر، نائب قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

Ph:09622584733 Ph:09419049823

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصّلوٰۃ و السّلَام

DAR FRUIT COMPANY KULGAM :: طالبِ دُعا

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979